قیدی کو دور کرکے تو ہو میرے فضل کا جویا ❋ میں بیشک سب گناہوں سے تجھ کو آزاد کر دوں گا

اُوم

شری کرشنائے نمہ

اے ارجن! میرا ان اعمال سے تعلق نہ تھا

وہ کمال عشق سے محبوب کامل بن گیا

مخزنِ اسرار

یعنی

شری مد بھگوت گیتا کی پہلی چودہ ادھیاؤں کا

اُردو اشعار میں منتروار ترجمہ

کالبدھ کی استقامت بے عمل دشوار ہے	فرض پورا کرکہ بیکاری سے افضل کار ہے

مترجمہ

پنڈت دینا ناتھ مدن معجز دہلوی بی - اے اکونٹنٹ محکمہ تعمیرات پنجاب

خلف رائے بہادر پنڈت جانکی ناتھ صاحب مدن مرحوم مصنف برہم درشن گرنتھ و مترجم شری مد بھگوت گیتا در نثر اردو

طبع اوّل ۱۰۰۰ جلد } { قیمت فی جلد

رام نرائن پریس متھرا میں چھپا

دیباچہ

پیارے بھارت درشن نواسی	۱	جاگو نیند سے تم غفلت کی
کیا ہوئی اب وہ تمہاری عظمت	۲	علم وعمل کی شان اور شوکت
آپس مین ہے تمھین عداوت	۳	جھگڑون سے دن رات محبت
ودیا سیکھو پریم بڑھاؤ	۴	دھرم مین استقلال دکھاؤ
بہت جواہر پوشیدہ ھیں	۵	گل اور غنچے پژمردہ ھیں
تم اون کو مٹی سے نکالو	۶	ہاتھ سے اِن پر پانی ڈالو
دیاس مُنی نے مرض کو پایا	۷	نسخہ پُر تاثیر بنایا ؛
شری کرشن کا راز بتایا	۸	برھم جیو کا بھید مٹایا
مایا جال کے تانے بانے	۹	صاف صاف ایک ایک بکھانے
ہے ویدون اور اُپنشدون کا	۱۰	سار شری مد بھگوت گیتا
جامِ طلب مین آبِ بقا ہے	۱۱	ترکِ عمل کا قبلہ نما ہے
علم کا عطر کھنچا بھبکے میں	۱۲	دریا بند ہوا کوزے میں
جس نے اِس کا لطف اُٹھایا	۱۳	ہر دم اِسکا ہی گن گایا
سنو پڑھو سوچو اور سمجھو	۱۴	اِس کے مضامین اور مطلب کو
اِسی سے کل عالم جاگے گا	۱۵	اعلیٰ منزل پر پہنچیگا ؛

ملتان ۲ر جنوری ۱۹۱۵ء — خاکسار رمز دہلوی

شری مدبھگوت گیتا

ادھیائے اوّل

میدانِ جنگ مین ارجن کا اضطراب

راجہ دھرتراشٹر

سرزمینِ کوروچھیتر کا بیان کر ماجرا (شعر نمبر ۱) جب ہوا سنجے ہمارا پانڈو سے سامنا

سنجے

دیکھتے ہی پانڈو کی فوج کو آراستہ	۲	راجہ دریودھن نے چھیڑا درون سے یون کہا
لشکرِ غدار کو ان پانڈو کے دیکھیے	۳	منتظم ہین جسکے دانشمند شاگرد آپکے
بھیم و ارجن کے برابر ہین اُدھر اِتنے جوان	۴	یویودھان۔ ویراٹ و درپد کا معزز خاندان
دھرشٹ کیتو کاشی راج اور چیکیانِ صف شکن	۵	شیو۔ کنتی بھوج پرجیت نام اور تیغ زن
اُتموجا صاحبِ طاقت یدھامنیو جری	۶	درَوپدی و سوبھدر کے کنبو نکے سب بارتھی
جو دلاور میرے لشکر مین بہت مشہور ہین	۷	اُنکے اسمائے گرامی ذیل مین مذکور ہین
آپ بھیشم سنجے کرپاچاری اور کرن	۸	اشوتھاما سومدت عالی خرد راجہ وکرن
اور بہت سے جان نثاری کے ہنر مین طاق ہین	۹	اسلحہ ورزو فنونِ جنگ مین مشاق ہین

میری اعلیٰ فوج کا بھیشم سپہ سالار ہے ۔ ۱۱ ۔ بھیشم انکی پست ہمت فوج کا سردار ہی

جو سپاہی آج صف آرا ہین میری فوج کے ۔ ۱۲ ۔ انکو بھیشم کی دل و جاں سے اطاعت چاہیے

بوڑھے بھیشم نے اب آسکا جی بڑھانیکے لئے ۔ ۱۲ ۔ سنکھ کا نعرہ سنایا مثل غران شیر کے

جھانج نقارے بگل ناقوس و دف بجنے لگے ۔ ۱۳ ۔ ایکدم وہ دونون لشکر شور و غل سے گونج اٹھے

بعد ازاں سبز و نکے عالیشان رتھ میں ہو سوار ۔ ۱۴ ۔ کرشن و ارجن نے بجائے سنکھ اپنے بار بار

نام جن کا پانچ جن اور دیودت مشہور تھا ۔ ۱۵ ۔ اِک طرف بجنے لگا پونڈر بہادر بھیم کا

خوب گو بجے بگل اور سہدیو کے پشپک سگھوش ۔ ۱۶ ۔ بھر گیا کانونمین ناقوس یدہشٹر کا خروش

جو چلے والا شکھنڈی شیر بازو کاشی راج ۔ ۱۷ ۔ ساتکی ویراٹ اور درشٹ دیمن آتش مزاج

دروپد و سوبھدر کے کنبون کی چھوٹے اور بڑے ۔ ۱۸ ۔ اپنے اپنے سنکھ کو دم کرکے گرجانے لگے

شور و غل سن سن کے کوروکا جگر پھٹنے لگا ۔ ۱۹ ۔ دفعتاً ارض و سما مین اِک تہلکہ مچگیا

دیکھکر اپنے مقابل فوج کورو کا پرا ۔ ۲۰ ۔ ہاتھ مین لیکر کمان جب کشت و خون ہونے لگا

کرشن سے اے مہربان اسوقت ارجن نے کہا ۔ ۲۱ ۔ وسط مین فوجونکے میرے رتھ کو ٹھیرا دو ذرا

تاکہ مجھکو علم ہو وہ کون ہین زور آزما ۔ ۲۲ ۔ آج اس دنگل میں ہوگا جن سے میرا سامنا

مین بھی ان طاقتورونکو آنکھ بھر کر دیکھ لون ۔ ۲۳ ۔ کورونکے زعم پر جنکو سمایا ہے جنون

کرشن اتنی بات سن کر اے شہ والا گہر ۔ ۲۴ ۔ دونو فوجونکے مقابل اسکے رتھ کو روک کر

دریودن بھیشم اور سردارونکی صف کی سامنے ۲۵ بولے ارجن وہ ہے کوروں کی جمعیت دیکھلے

اُس نے دوڑاکر نظر دیکھا کہ یار و اقربا ۲۶ باپ بیٹے پوتے سمبندھی گرو اور آشنا

دونو جانب بے محابہ مستعد ہیں جنگ پر ۲۷ اور وہ اپنے گھر کی ساری صورتیں پہچان کر

اُسکے جذبے میں گھبرایا ہوا کہنے لگا ۲۸ دیکھکر اے کرشن اپنوں کا ارادہ جنگ کا

میرے اعضا ٹوٹتے ہیں خُشک ہوتا ہی دہن ۲۹ رونگٹے ہوتے کھڑے ہین تھرتھراتا ہی بدن

خونِ اُلفت جوش زن ہی چھوٹی پڑتی ہی کمان ۳۰ دِل ٹھکانے پر نہین پھرتا ہی آنکھون مین جہان

کرشن آثارِ مخالف صاف آتے ہیں نظر ۳۱ فائدہ حاصل نہوگا بھائیون کو مار کر

مجکو تو خواہش نہین سامانِ فتح و عیش کی ۳۲ ہیچ ہین میری نگہ میں مال و جاہ و زندگی

سلطنت کے ٹھاٹھ جنکے واسطے درکار تھے ۳۳ وہ کھڑے ہین ہاتھ دہو کر اپنے جان و مال سے

باپ دادا بیٹے پوتے اقربا ماموں گرو ۳۴ سالے اور سسرے ہین دونون لشکر دشمن جنگجو

مارنا اُنکا نہین منظور مرنا ہے قبول ۳۵ مجکو دنیا اور عقبیٰ کا نہین شوقِ حصول

کوروَونکی جان لینے کا یہی ہوگا ثواب ۳۶ اپنی گردن پر رہیگا رشتہ دارونکا عذاب

بھائیون کو قتل کرنا ہے سراسر ناروا ۳۷ جب نہوں اپنے یگانے زندگی کا لطف کیا

ہائے اُن لالچ کے اندھونکو نہین آتا نظر ۳۸ اقربا کے مارنے اور دِل دکھانے کا ضرر

کیون نہ ہم اتنی سمجھ ہوتے بُرائی سے بچیں ۳۹ صاف ظاہر ہوتا ہی بھائیون کی قتل میں

باعثِ ترکِ رسوم نیک ہی قتلِ ذکور	۴۰	بد شعاری سے بپا ہوتے ہیں نازیبا فتور
عورتیں بیخوف ہو کر چھوڑ دیتی ہیں چلن	۴۱	خیرگی کے فعل سے آپس میں ملتے ہیں ورن
نرک مین جاتا ہی مخلوط النسب کا خاندان	۴۲	پنڈ جل ملتے نہیں مٹتا ہی پتروں کا نشان
ایسے بد فعلوں کا ثمرہ ناخلف اولاد ہے	۴۳	ایسی قوم اور خانداں کی حیثیت برباد ہے
نیک اعمالی مین جب کُنبے کے آتا ہی فتور	۴۴	لوگ کہتے ہیں کہ وہ دوزخ مین جاتا ہی ضرور
حیف مین دھبہ لگاؤن اپنے ننگ و نام پر	۴۵	اپنی بہبودی کی سوچوں بھائیوں کو مار کر
گر کوئی شہ زور کورو میرے جسم و جان کو	۴۶	تیغ سے اِسدم جدا کر دے بہت ہی خوب ہو
کہہکے یہ الفاظ ارجن رتھ مین داخل ہو گیا	۴۷	ڈالکر تیر و کمان افسوس میں ڈوبا ہوا

ادھیائے دوم

دربیانِ تمیزِ حق و باطل

بغیرا افسردہ دل اور آبدیدہ دیکھکر	۱	کرشن اُس مغموم ارجن کے ہوتے یون راہبر

شری بھگوان

جنگ کے میداں میں اگر کیون ڈر جاتا ہی تو	۲	راستی بہبود اور شہرت کا بنتا ہے عدو
نامناسب ہے مخنث کا عمل اے نیکنام	۳	کاہلی اور بزدلی اب چھوڑ لے ہمت سی کام

ارجن

درون اور بھیشم پتامہ پر چلاؤن تیر مین	۴	کرشن وہ دونوں بزرگ واجب التعظیم ہین
کاش ایسے فاضلونکے قتل کا باعث نہون	۵	بھیک کی ٹکڑے سے اپنا پیٹ مین بھرتا رہون
کاش مین اس زندگی کے عیش کا طالب نہوں		اپنے ہاتھوں سے بہاکر لالچی گرد ونکا خون
کیا خبر ہو کون غالب آخرش طرفین مین	۶	وہ ہمین جیتینگے یا ہم زیر کر لین گے انہین
زندگی شایان نہین ہے ہمکو جنکی مرگ پر		وہ کھڑے ہین روبرو جنگ جدل کی ٹھانکر
جوشِ ہمدردی سے میری عقل مین آیا فتور	۷	نیک و بد اعمال کا جاتا رہا بالکل شعور
التجا ہے آپ سے راسخ ہدایت کیجیے		تابعِ فرمان کو ظلِّ عاطفت مین لیجیے
ایکدم ممکن نہین میری بریت رنج سے	۸	خواہ تینون عالموں کی سلطنت مجھکو ملے
کرشن سے ارجن خلاصہ اپنی اس تقریر کا	۹	جنگ نامنظور ہے یہ کہکے چپکا ہو گیا
دیکھکر ارجن کو غمگین ہنستے ہنستے کرشن نے	۱۰	سامنے اُن لشکرونکے ذیل کے جملے کہے

شری بھگوان

فکرِ باطل پر یہ دانائی تجھے زیبا نہین	۱۱	موت و پیدایش کی دانشمند کو پروا نہین
مین تو اور یہ تاجور فانی نتھے پہلے کبھی	۱۲	اور نہ ہم سب راہیِ ملکِ عدم ہونگے کبھی
عنصری قالب مین آکر جان کرتی ہے عیان	۱۳	جس طرح بچپن جوانی اور پیری کے نشان

اِس طرح یہ اور جسموں مین بھی کرتی ہی نزول		لیکن اسکے جال مین آتے نہین اہلِ اصول
رنج و راحت سردی گرمی کا باعث ہین جو اس	۱۴	آتے جاتے ہین مبدّل ہین مگر اِنسے ہراس
اِنکے پہنچے سے نکلنے کا جنہین کچھ ہے شعور	۱۵	جاودانی زندگی کا آن کو ملتا ہے سرور
حق فنا سے پاک ہے باطل نہین رکھتا وجود	۱۶	عارفون نے خوب کھولا عقدۂ بود و نمود
ذرے ذرے مین درخشان ہی شعاعِ ذوالجلال	۱۷	غیر ممکن ہی کسی تدبیر سے اِس کا زوال
گو فنا ہے جسم کو لیکن بقا ہے جان کو	۱۸	یہ اضافی شے نہین تو جنگ سے جو خوف ہو
موت و پیدایش کو اِس کی مان لیتے ہین غبی	۱۹	زندگی اور مرگ سے یہ درحقیقت ہی بری
یہ کبھی پیدا نہین ہوتی فنا ہوتی نہیں	۲۰	جسم مین آتی نہین اگر جدا ہوتی نہیں
یہ ہمیشہ پاک و اعلیٰ ہے زوال و نقص سے		اِسکی موت آتی نہین مٹنے سے خاکی جسم کے
موت و پیدایش سے برتر مانتا ہی جو اِسے	۲۱	غیر کو آزار دیگا وہ بشر کس واسطے
آدمی جیسے پرانے کپڑے دیتا ہے اُتار	۲۲	اور پہنتا ہے نیا پاکیزہ جامہ بار بار
جان بھی اپنے پرانے قالبوں کو چھوڑ کر		ڈالتی ہے روشنی دیگر نئے اجسام پر
آگ مین جلتی نہین تلوار سے کٹتی نہین	۲۳	سیل مین گلتی نہین طوفان سے گھٹتی نہین
اِس کا جلنا کٹنا گلنا خشک ہونا ہی محال	۲۴	یہ ہے ساکن خود بخود قایم محیط و لازوال
آلۂ بینش سے پنہاں عقل و دانش سے بلند	۲۵	معصیت سے پاک پھر تو کس لئے ہی فکر مند

جو تو اس کی موت و پیدائش مسلسل مان لے	۲۶	پھر بھی اے ارجن تجھے بیدل نہونا چاہیے
خاتمہ سب کا عدم ہے اور عدم سے بود ہے	۲۷	آدمی کا بھاگنا تقدیر سے بے سود ہے
غیب ہے ہر ایک شے کی ابتدا اور انتہا	۲۸	وسط میں کل شعبدہ ہے دُور کر بیم و رجا
کوئی تو حیران ہے اس کا کرشمہ دیکھکر سوچنے لگتا ہے کوئی سُنکے اسکی کیفیت	۲۹	تذکرہ کرتا ہے استعجاب سے کوئی بشر پر کسیکو بھی نہین معلوم اس کی اصلیت
پاک و برتر ہے فنا سے جان کل اجسام کی	۳۰	اِسلیئے بیکار ہے اوروں کا فکر زندگی
فرض کے پورا نکرنے کا بُرا انجام ہے	۳۱	راستی پر جان نثاری چھتری کا کام ہے
کھُل گیا ہے راستہ جنت کا تیرے واسطے	۳۲	سر کٹاتے ہیں سپاہی خوبیٔ تقدیر سے
جو تو راہِ حق پہ چلنے سے کریگا اجتناب	۳۳	دین و دنیا کا رہیگا تیری گردن پہ عذاب
بے محابہ تیری بدگوئی کرینگے آدمی	۳۴	موت سے بدتر ہے ذلت صاحبِ توقیر کی
ڈر کے بھاگا جنگ سے ارجن کہینگے سورما	۳۵	جن پہ تیرا رعب ہے اُنسے ہی تو شرمائیگا
دشمنوں کو خوب موقع چھیڑ کا ملجائے گا	۳۶	دلشکن الفاظ سُنکر تو بہت پچھتائے گا
سلطنت ہاتھ آئیگی یا زندگی فردوس کی	۳۷	اِسلیئے ارجن دکھا میدان میں مردانگی
رنج و راحت فائدہ نقصان ہار اور جیت کو	۳۸	اپنے دِل سے دُور کر اور جنگ میں مصروف ہو
اس ہدایت پر عمل کر عزم و استقلال سے	۳۹	بالیقین چھوٹ جائیگا اعمال کے جنجال سے

اسمیں کوشش رائگاں جاتی نہیں انسان کی	۴۰	کاہشوں سے مغفرت تاثیر ہی عرفان کی
یک زباں ہیں سارے عارف جنکے دلکو ہی قرار	۴۱	لوگ رکھتے ہیں عقاید مختلف اور بے شمار
طالبانِ عیشِ جنت عقل سے نا آشنا	۴۲	یوں بتاتے ہیں خلاصہ وید کے اسرار کا
عشرت و تن پروری ہی زندگانی کا حصول	۴۳	اِس سے اعلیٰ ساری دنیا میں نہیں کوئی اصول
جنکو اپنی خواہشونکی پرورش منظور ہے	۴۴	معرفت کا راستہ اُنکی سمجھ سے دور ہے
تو سہ گانہ علم سے ویدونکے اپنا دل ہٹا	۴۵	بے طمع ہو باصفا ہو دیکھ جلوہ ذات کا
مدعا ہے چاہ و چشمے کا جو رفعِ تشنگی	۴۶	سارے ویدونکا ثمر ہے علم و کیفِ باطنی
فعل سے وابستگی موزوں نہیں تیرے لئے	۴۷	فرض کی تکمیل کر خواہش صلے کی چھوڑ دے
کامیابی اور ناکامی کو یکساں جان لے	۴۸	عارفونکی زندگی کٹتی ہے اطمینان سے
ہیچ ہیں اعمال علمِ باطنی کے سامنے	۴۹	رفع کر تاریکیِ دل معرفت کے نور سے
ترک کر دیتے ہیں عارف نیک و بد افعالکو	۵۰	انکو ادنیٰ جانکر تو طالبِ اشراق ہو
اہلِ دانش رشتۂ خوف و تمنا توڑ کر	۵۱	زندگی میں ہیں فروکش منزلِ جاوید پر
جب تو نادانی کی دلدل سے رہائی پائیگا	۵۲	تیرے دل سے نقش منقولات کا مٹ جائیگا
جب تیری یکسو توجہ میں قرار آجائیگا	۵۳	عقل گم ہو جائیگی دیدار ہوگا ذات کا

ارجن

عارفِ کامل کی کیا پہچان ہے بتلایئے	۵۴	اُسکی اعلیٰ زندگی کی کیفیت سمجھایئے
شری بھگوان		
اُسکی قائم عقل ہے جو ذات میں مسرور ہی	۵۵	جسکے دل سے ہر دو عالم کی تمنا دُور ہے
ہی وہ عارف جسکو غصہ شوق اور نفرت نہیں	۵۶	رنج میں کلفت نہیں آرام سے اُلفت نہیں
شادی و غم میں نہیں جسکو مسرت اور ملال	۵۷	سب سے جو بے لوث ہی وہ آدمی ہے باکمال
اپنے اعضا کو چھپا لیتا ہے کچھوا جس طرح	۵۸	قیدِ محسوسات سے بچتا ہے عارف اِس طرح
ضبط سے قابو میں آتے ہیں حواس انسان کے	۵۹	شوق مٹجاتا ہے اُنکا ذات کے دیدار سے
کھینچتے ہیں شاغلوں کے دلکو بھی مفسد حواس	۶۰	بس میں آجاتے ہیں اُنکے اچھے اچھے خود شناس
اُنکو تو مغلوب کر طالب مجھے میری دید کا	۶۱	عارفِ کامل ہے جسنے اُنکو سیدھا کر لیا
جب بشر کو کچھ خیال آتا ہے محسوسات کا	۶۲	شوق خواہش اور طیش اپنا جماتے ہیں پرا
طیش کا ثمرہ ہی غفلت سہو غفلت کا مآل	۶۳	سہو سے ہوتی ہے تیرہ عقل آتا ہے زوال
شوق و نفرت چھوڑ کر نیرنگِ محسوسات کا	۶۴	اہلِ باطن دیکھ لیتے ہیں کرشمہ ذات کا
دُور ہو جاتی ہیں کیفِ وصل میں سب کاہشات	۶۵	سالکِ مسرور کو فی الفور ملتی ہی نجات
علم و راحت سے وہ بے بہرہ ہی جو شاغل نہیں	۶۶	اُسکو اطمینان اور سچی خوشی حاصل نہیں
جب معیشت کیطرف جاتا ہی دلِ انسان کا	۶۷	کشتیِ دانش پہ ہوتا ہے سماں طوفان کا

اِسلئے ارجن اُسے کامل سمجھنا چاہیئے	۶۸	اپنے دلپر ہو جو حاوی ترکِ محسوسات سے
عارفوں کا روزِ روشن جاہلوں کی رات ہے	۶۹	جاہلوں کا روزِ روشن عارفوں کی رات ہے
جیسے دریا آکے ملجاتے ہیں ساکن بحر میں	۷۰	محو ہو جاتی ہیں جسکے دلمیں ساری خواہشیں
زندگانی چین سے کٹتی ہے ایسے شخص کی		طالبِ دنیا کی قسمت میں نہیں آسودگی
رغبت و نفرت کا مصنوعی تعلّق توڑ کر	۷۱	فعلِ بیخواہش سے اطمینان پاتا ہے بشر
جہل ہو جاتا ہے آخر علمِ باطن میں فنا	۷۲	کالبُد کو چھوڑ کر عارف کا حصّہ ہے بقا

ادھیائے سوم

در بیانِ ترکِ بیم و امیدؔ

ارجنؔ

آپ دیتے ہیں فضیلت علم کو اعمال پر	۱	ساتھ ہی کہتے ہیں مجھسے بے محابہ جنگ کر
عقل چکرانے لگی سُنکر یہ جملے آپ کے	۲	مجھکو بہبودی کا سیدھا راستہ دکھلائیے

شری بھگوان

دو طرح کی زندگانی میں نے بتلائی ابھی	۳	ایک تو اعمال کی اور دوسری عرفان کی
محض بیکار آدمی کی زیست ہے امرِ محال	۴	محض بیکاری سے کوسوں دُور ہے کسبِ کمال
فعل سے فارغ نہیں ہوتا ہے کوئی لمحہ بھر	۵	فطرتاً مجبور ہے انسان صدورِ فعل پر

ضبط کے ہوکے ہیں جو شایق ہی محسوسات کا	۶	وہ ہے احمق اور اُسے گمراہ کہنا ہے بجا
جس نے اپنے دل کے بس میں کرلئے جملہ حواس	۷	فعل کرتا ہے مگر آزاد ہے وہ خود شناس
فرض پورا کر کہ بیکاری سے افضل کار ہی	۸	کالبُد کی استقامت بے عمل دُشوار ہے
فعل کی زنجیر ہے دنیا فرایض کے سوا	۹	اِسلئے تو کام کر لیکن نہ اُس میں دِل لگا
با فرایض خلق پیدا کر کے خالق نے کہا	۱۰	فرض کو انجام دو اِسمیں تمہارا ہے بھلا
دیوتاؤں کو مناؤ تا کہ وہ امداد دیں ؎	۱۱	کامیابی اتفاقِ راے سے ہوگی تمہیں
پھل ملیگا دیوتاؤں کی جو تم خدمت کرو	۱۲	چور ہے جو آپ کھا جاتا ہے اُنکے مال کو
بے گنہ ہے آبِ حیواں جسنے وحدت کا پیا	۱۳	جامِ خود بینی جو پیتا ہے وہ پاتا ہے سزا
زندگی غلّے سے ہے بارش سے غلّہ کا وجود	۱۴	ابخرہ آتش سے ہے حرکت سے آتش کا نمود
ذاتِ مطلق کا کرشمہ حرکتِ اجسام ہے	۱۵	سارے عالم میں اُسی کا غائبانہ کام ہے
چرخِ قدرت کی نہیں کرتا جو احمق پیروی	۱۶	ہیچ ہے اُس نفس پرور کا اُصولِ زندگی
جسکے باطن میں سمایا عشق و علم و کیفِ ذات	۱۷	اُس نے زنجیرِ عمل کو توڑ کر پائی نجات
فعل کے کرنے نکرنے کی اُسے پروا نہیں	۱۸	لذّتِ دُنیا کی جانب اُسکا دِل جاتا نہیں
کام پورا کر تو لیکن اُس میں آغشتہ نہو	۱۹	راحتِ دِل ہے میسّر بے تمنّا شخص کو
سلطنت کرنے پہ بھی راجہ جنک مُرتاض تھے	۲۰	رسمِ دنیا کے مطابق فعل واجب ہی سمجھے

۲۱ — ایک معزز شخص کی تقلید کرتے ہیں سبھی / خاص کا جیسا عمل ہو عام کرتے ہیں وہی

۲۲ — عالمِ حادث سے میں بے واسطہ ہوں دایما / پھر بھی اے ارجن میں اپنا فرض کرتا ہوں ادا

۲۳ — ہوشیاری سے نہ لوں میں کام اے ارجن اگر / چلتے جائینگے ہمیشہ لوگ میری راہ پر

۲۴ — میری بیکاری سے عالم بد عمل ہو جائیگا / باعثِ اولادِ ناجائز مجھے ٹھیرائے گا

۲۵ — مرتکب ہوتا ہے جاہل شخصیت سی جرم کا / عارفِ آزادہ رو کرتا ہے دنیا کا بھلا

۲۶ — باخبر مرتاض نیک افعال کی ترغیب دے / جاہلِ کم عقل کو اُن سے نہ برگشتہ کرے

۲۷ — فطرتی اوصاف سے ہوتا ہے فعلوں کا صدور / احمقِ خود بیں سمجھتا ہے اُنہیں اپنا ظہور

۲۸ — ماہیت کو جانتا ہے جو خواص و فعل کی / وہ صفاتی چرخ کی گردش سے رہتا ہے بری

۲۹ — نیک و بد میں فرق کرتے ہیں طلبگارِ صفات / راستہ کھوتے نہ آنکا واقفِ اسرارِ ذات

۳۰ — دل سے تو میرے حوالے کر تمام افعال کو / بیخطر اور بے تمنا جنگ میں مشغول ہو

۳۱ — میری اس تلقین کے جو بے تعصب آدمی / دل سے پیرو ہیں اُنہیں حاصل ہے دایم مخلصی

۳۲ — جو تعصب سے عمل کرتے نہیں اس قول پر / جاہل و بدبخت ہیں علم و ہنر سے بے خبر

۳۳ — وہ بھی ہیں پابند فطرت جنکا عارف نام ہے / بندۂ عادت ہے انساں ضبط کا کیا کام ہے

۳۴ — شوق و نفرت خاصہ ہیں ہر یک محسوسات کا / دونوں دل کے چور ہیں تو اُسکے قابو میں نہ آ

۳۵ — اپنے ادنیٰ فرض کی تکمیل ہے راہِ نجات / غیر کے اعلیٰ فرائض بھی ہیں پُر از کاہشات

ارجن

کسکی تحریک آدمی کو اسکی مرضی کے خلاف	٣٦	موردِ عصیاں بناتی ہے بتاو صاف صاف

شری بھگوان

قدرتِ ایجاد نے حرص و غضب پیدا کئے	٣٧	ظالم و بدکار ہیں وہ دونوں دشمن جان کے
آئینہ کو زنگ شعلے کو چھپاتا ہے دھواں	٣٨	جیسے بچے کو۔ وہ نورِ دل کو کرتے ہیں نہاں
عقل و خواہش کی ازل سے ہی سراسر دشمنی	٣٩	آگ کی سیری جلانے سے نہیں ہوتی کبھی
عقل دل اور سب حواسِ باطنی ہیں اُسکا گھر	٤٠	ڈالتی ہے پردہ غفلت کو وہ انسان پر
حظِ نفسانی سے دل کو روک کر اے باشعور	٤١	مار اُس موذی کو جو ہے دشمنِ علم و سرور
عالمِ احساس پر فایق ہے دل کی کائنات	٤٢	دل سے اعلیٰ عقل ہے اور عقل سے برتر ہے ذات
ذات کے دیدار میں پندار کو معدوم کر	٤٣	نفسِ امارہ کی گردن قطع کر اے نامور

ادھیائے چہارم

در بیان ترک خودی

میں ہی نے علمِ حق دوسوت پر کیا تھا آشکار	١	یوں منو اور اکشوا کو ہوتے آئے رازدار
راج رشیو نہیں رہا مخفی جو علمِ سرمدی	٢	لوحِ محفوظ اب وہ مدت سے ہے اے مردِ جری
کہہ سنایا اب تجھے میں نے وہی علمِ قدیم	٣	یاد رکھ اے یارِ ہمدم یہ ہے اک سرِ عظیم

ارجن		
پیشتر دنیا میں آیا تھا وِوسوت آپ سے	۴	کس طرح میں مان لوں اُسکو سکھایا آپ نے
شری بھگوان		
میرے اور تیرے بہت اجسام پہلے ہو چکے	۵	تو ہی ناواقف مگر واقف ہوں میں اِس راز سے
مالکِ ارض و سما ہوں برتر از خلق و فنا	۶	اپنی قدرت سے و لے ہوتا ہوں میں جلوہ نما
جب کبھی گھٹتی ہے نیکی اور بڑھتی ہے بدی	۷	میں عیاں ہوتا ہوں عالم میں بشکلِ عنصری
وقت پر آتا ہوں میں انصاف کرنیکے لئے	۸	قتلِ موذی اور بندہ پروری کے واسطے
جسنے سمجھا راز میری قدرت و افعال کا	۹	وہ تناسخ سے رہائی پاکے مجھ میں ملگیا
میری ہستی میں سمائے طالبانِ بے ریا	۱۰	برقِ عرفاں سے جلا کر خرمنِ بیم و رجا
حسبِ نیت سبکو میں دیتا ہوں فعلوں کا ثمر	۱۱	ساری دنیا کر رہی ہے میری منزل کا سفر
پوجتے ہیں دیوتاؤں کو غرض مند آدمی	۱۲	ایسے فعلوں کا ثمر ہوتا ہے لیکن عارضی
چار ورنو نمیں صفت اور فعل کی تقسیم کی	۱۳	مینے لیکن میں سدا رہتا ہوں دونو نسے بری
مجھ میں لوث افعال اور اُنکے نتائج کا نہیں	۱۴	جو مرا محرم ہے وہ افعال میں پھنستا نہیں
پہلے عارف کرتے آئے ہیں عمل اِس علم پر	۱۵	تو بھی کر وہ کام جسکو کر چکے سب پیشتر
امتیازِ قید و آزادی میں عاجز ہیں عقیل	۱۶	میں تجھے کاہش سے بچنے کی بتاتا ہوں سبیل

ترکِ فعل و فعلِ نیک و فعلِ بد پہچان لے	۱۷	منزلِ اعلیٰ ہے ترکِ فعل ولمیں ٹھان لے
لازم و ملزوم ہے ایجاب و ترک افعال کا	۱۸	داصلِ حق ہے وہ عارف جسپہ یہ عقدہ کھلا
آتشِ عرفاں میں کل افعال جسکے جل گئے	۱۹	کاملونکی منزلت دنیا میں حاصل ہے اُسے
جو تمنا دور کرکے ذات میں مسرور ہے	۲۰	فعل سے برتر ہے لیکن فعل پر مجبور ہے
جو معیشت سے بری مستغنی و دلشاد ہے	۲۱	موردِ عصیاں نہیں افعال سے آزاد ہے
جو موحد بغرض اور مست ہے ہر حال میں	۲۲	فعل کے ہوتے وہ آلودہ نہیں افعال میں
ہو چکا ہے علمِ حق سے پاک باطن جو بشر	۲۳	قدرتی افعال کا اُس پر نہیں ہوتا اثر
فعل و فاعل ظرف و آلہ کل جمالِ ذات ہی	۲۴	ذات کی تسلیم کا ثمرہ وصالِ ذات ہی
مانتا ہے کوئی تو خالق سے فعلوں کا وجود	۲۵	کوئی فعلونکو سمجھتا ہے ملائک کا شہود
ضبط کی آتش میں جلتے ہیں کسیکے رنج و یاس	۲۶	اُنکی زد کو روکتا ہی دلسے کوئی خود شناس
کوئی شاغل جملہ فعلونکو حواس و نفس سے	۲۷	خاک کر دیتا ہی اپنے شعلہ زن عرفان سے
کوئی تو عابد ہے کوئی زاہد و فیاض ہے	۲۸	واقفِ رازِ نہاں کوئی ذکی مرتاض ہے
حرکتِ انفاس کو بالا و پائیں روک کر	۲۹	سوخت کر دیتا ہی کوئی حبسِ دم کی آگ پر
نفس کُش کرتے ہیں کم کھانیسے خواہش کو ہلاک	۳۰	سارے شاغل شغل کی برکت سے ہوجاتے ہیں پاک
شغل کی ظلمات میں ہی وصل کا آبِ حیات	۳۱	دین و دنیا میں نہیں اسکے سوا راہِ نجات

ویدسے نظاہر کیا جن بے شمار اشغال کو	۳۲	وہ عمل کی صورتیں ہیں اُسنے تو آزاد ہو
بخشش دولت سے کسبِ علم اعلیٰ کام ہے	۳۳	علم ہیں ارجن تمام اعمال کا انجام ہے
خدمت و تعظیم سے جب تو کرے گا التجا	۳۴	رہبرِ کامل تجھے دینگے سبق اُس علم کا
جسکے باعث پنجۂ غفلت سے تو چھوٹ جائیگا	۳۵	اپنے اندر اور پھر مجھہ میں یہ عالم پائے گا
خواہ تو ہو سب گنہگاروں سے بڑھ کر شرمسار	۳۶	کشتیِ عرفاں میں ہوگا قلزمِ عصیاں سے پار
خاک کر دیتی ہے آتش لکڑیوں کی ٹال کو	۳۷	آتشِ عرفاں جلا دیتی ہے کُل افعال کو
معرفت سے پاک تر دُنیا میں کوئی شئی نہیں	۳۸	خود بخود شاغل کو ہو جاتا ہے یہ عین الیقیں
طالبِ روشن ضمیر و صادق و پرہیزگار	۳۹	علم کی تکمیل سے فی الفور پاتا ہے قرار
جہل اور بے اعتقادی کا نتیجہ ہے فنا	۴۰	راحتِ دایم کو کھو دیتا ہے بندہ وہم کا
محو کرکے سارے فعلوں کو سکونِ قلب میں جو سراپا ذات کے دیدار میں مسرور ہے	۴۱	رفع کرکے علمِ باطن سے شکوک اور حجتیں یاد رکھ ارجن وہ آفاتِ عمل سے دُور ہے
وہم کی گردن کو تیغِ معرفت سے قطع کر	۴۲	اور اداے فرض میں مشغول ہو اے نامور

ادھیاے پنجم

دربیانِ جذب و سلوک

ارجن

ترک و ایجابِ عمل دونو بتائے آپ نے	۱	اِن میں بہتر جو روش ہے اُسکو ظاہر کیجئے
	شری بھگوان	
گرچہ دونوں ہی طریقوں کا بخیر انجام ہے	۲	ترک سے دنیا میں ترکِ ترک اعلیٰ کام ہے
ہے وہ تارک جسنے رغبت اور نفرت چھوڑدی	۳	ہے وہ سالک بیخودی میں جسکو آزادی ملی
مختلف جذب و سلوک احول کو آتا ہے نظر	۴	ایک کی تکمیل سے ملتا ہے دونوں کا ثمر
جس جگہہ سالک پہنچتا ہے وہیں مجذوب بھی	۵	چشمِ بینا میں ہے یکرنگی سلوک و جذب کی
عملِ بے پندار کی حاجت ہے تارک کے لئے	۶	مطمئن رہتا ہے سالک ذات کے دیدار سے
صاف باطن فاتحِ دل۔ واقفِ ضبطِ حواس	۷	ذات کی تسلیم میں اعمال سے ہے بے ہراس
کھاتے چلتے سانس لیتے سوتے سنتے دیکھتے	۸	اپنی پلکیں بند کرتے یا کھلی رکھتے ہوتے
بولتے چھوتے پکڑتے چھوڑتے اور سونگتے	۹	بے تعلق اجر سے ہے سالک اپنے فعل کے
جو ادا کرتا ہے اپنا فرض خواہش چھوڑ کر	۱۰	برگِ نیلوفر ہے سیلابِ گنہ میں وہ بشر
سالکِ آزاد بھی اپنے گذارے کے لئے	۱۱	کام لیتا ہے دل و جسم و حواس و عقل سے
بے ہوس عارف کو حاصل ہے سکونِ دائمی	۱۲	پا نہ میں جاہل کے پڑتی ہے طمع کی بیکڑی
رُوحِ انساں بے تعلق ہو کے کُل افعال سے	۱۳	ساکنِ ایسے شہر میں ہے نو ہیں جسکے راستے
فاعلیت فعل اور اُن کے نتائج کا صدور	۱۴	جلوۂ قدرت ہے قادر سے نہیں اُنکا ظہور

نیک و بد دونوں سے دایم جان ہستی ہو بری	١٥	جہل پردہ ڈالتا ہے عقل پر انسان کی
دور ہو جاتا ہے جب عقلِ بشر کا یہ حجاب	١٦	ذاتِ حق کو علم درساتا ہے مثلِ آفتاب
عقل و دل کو محو کر کے اہلِ تسلیم و رضا	١٧	معرفت سے عالمِ فانی میں پاتے ہین بقا
فیل کتا۔ گائے۔ چنڈال اور فاضل برہمن	١٨	مختلف جسموں میں ہی اک نورِ جاں پرتو فگن
قلبِ بے پندار کے قبضہ میں ہی کل کائنات	١٩	ایک نقطہ میں سمایا ہے فروغِ مہرِ ذات
ضابط و روشندل عارف ہو کی وصلِ ذات میں	٢٠	مطمئن رہتا ہے آرام اور تکلیفات میں
غیریت کو چھوڑ کر جسکو لگن ہے ذات کی	٢١	علم باطن میں اُسے ملتی ہے لافانی خوشی
نفس کی لذات میں تکلیف دہ اور بے ثبات	٢٢	اُسپہ اے ارجن نہیں کرتے ہیں عاقل التفات
موت کے آنے سے پہلے حرص و غصہ چھوڑ کر	٢٣	وصل کی بے انتہا راحت کو پاتا ہے بشر
معرفت کے نور سے معمور ہے جسکا بطون	٢٤	اُسکا حصہ ہے وصالِ ذات کا اعلیٰ سکون
عارفانِ پاک طینت بیگناہ و باثبات	٢٥	فیض پہنچاتے ہوئے دنیا کو پاتے ہیں نجات
شوق و نفرت سے بچا کر جسنے روکا ہے خیال	٢٦	ایسے حق بیں کو میسر ہے سدا حق کا وصال
ابروؤں کے وسط میں لا کر نظر اطراف سے	٢٧	جانچتا ہے سانس کو جو ناک سے چلتے ہوئے
دل حواس و عقل کر رہتا ہے محو علم ذات	٢٨	وہ علایق سے بری ہی اُسکی ہر دم ہی نجات
میں ہوں سب شغلوں کا مرجع مالک اور پروردگار	٢٩	مجھکو جو ایسا سمجھتا ہے وہ پاتا ہے قرار

ادھیائے ششم
دربیانِ طریقتِ ذکر و فکر

سالک و مجذوب ہیں بے واسطہ افعال سے	۱	وہ نہیں تارک جنہیں آگ اور قیدِ مذہب چھوڑ دی
ترک کہتے ہیں جسے وہ فی الحقیقت ہی وصال	۲	کوئی واصل ہو نہیں سکتا بلا ترکِ خیال
شوق جبتک ہے بس پردہ جمالِ یار ہے	۳	ہٹ گیا پردہ تو پھر دیدار ہی دیدار ہے
وسوسہ جب دل سے مٹجاتا ہے آتی ہے نظر	۴	سارے عالم میں سراپا ذاتِ واحد جلوہ گر
دل ہی اپنا یار ہے جب قلب بے پندار ہے	۵	ہے عدو اپنا ہی دل جب فعل کا مختار ہے
آگیا قابو میں جسکے دل ہے اُسکا دوستدار	۶	جبکہ قابو میں نہیں ہے دشمنی دل کا شعار
جسکو اپنے دل پہ قابو اور اطمینان ہے	۷	گرم و سرد و رنج و راحت میں اُسے عرفان ہے
ہے وہ واصل جسکا دل ہی مرکزِ علم و سرور	۸	بے تعلق بے طمع بے نفس ہے مستِ حضور
جان لیتا ہے مساوی سب کو مردِ باکمال	۹	اُسکو کثرت میں نظر آتا ہے وحدت کا جمال
بیٹھکر گوشہ میں تنہا۔ باندھکر اپنا خیال	۱۰	چھوڑکر خوف و تمنا کو وہ پاتا ہے وصال
چاہئے اچھی جگہہ پر کچھ کشا کا بندوبست	۱۱	ہو بہت اونچی نہ نیچی سیدھی ہو کر کے نشست
دور کر دے دل سے انساں وسوسے اور خواہشیں	۱۲	یوں صفائے قلب کی نیت سے بیٹھے شغل میں
بیٹھ سیدھا اور بے جنبش نظر اپنی ہٹا	۱۳	ہر طرف سے ناک کے بانسہ پہ لاکر دے جما

بیم اور امید سے جب قلب اوسکا پاک ہو	۱۴	دلکی یکسوئی میں اُسکو ذات کا اِدراک ہو
اپنے دلکو تھام کر جو شغل کرتا ہے مُدام	۱۵	اُسکو ملتا ہے وصالِ ذات کا اعلیٰ مقام
کم خوری ہے اور نہ کم خوابی ریاضت کا اصول	۱۶	پُرخوری سے ہے نہ پُرخوابی سے راحت کا حصول
اعتدالِ خواب و خور تفریح و محنت چاہئے	۱۷	اعتدالِ فعل میں راحت ہی شاغل کے لئے
ذات کے ادراک میں جب ہو گیا قائم خیال	۱۸	اور دلسے شوقِ لذت مٹگیا تب ہی کمال
ایسے شاغل کو جو رکھہ سکتا ہے بیحرکت خیال	۱۹	شمع کی لا جنبشِ لو سے دیتے ہیں مثال
شغل کے رشتہ سے جب مضبوط ہوتا ہی خیال	۲۰	قلب ساکن میں نظر آتا ہے اپنا ہی جمال
عالمِ اشراق کی بے انتہا راحت ہے واں	۲۱	ذات کی دیدار میں وسواس سی فرصت ہی واں
شغل سا اک گوہرِ نایاب جس کو ملگیا	۲۲	بیقراریِ طلب سے اُس کا چھٹکارا ہوا
جب تعلق قطع ہو جاتا ہے محسوسات کا	۲۳	قلب کی اُس کیفیت کو وصل کہنا ہے بجا
لذتِ دنیا سے پہلے دل اوٹھانا چاہئے	۲۴	دل سے پھر نقشِ تخیل کو مٹانا چاہئے
رفتہ رفتہ جسم سے شاغل نظر اپنی اُٹھائے	۲۵	ہو کے بے وسواس باطن پر توجّہ کو لگائے
چار سو سے دلمیں کوئی اضطراب آنے نہ دے	۲۶	اور نگاہِ شوق کو مرکز سے ہٹ جانے نہ دے
جب قرار آجائے اور دل سے طلب جاتی رہے	۲۷	شغل کی تکمیل میں تب وصل کی راحت ملے
شغل کی برکت سے دُھلجاتے ہیں انسانکی گناہ	۲۸	شغل کی لا انتہا فرحت میں ملتی ہے پناہ

عالمِ کثرت ہی عارف کی نظر میں ایک سا	۲۹	کُل کے اندر جزو ہے اور جزو میں کُل ہی چھپا
مجھکو سب میں اور سب کو مجھ میں جو ہی مانتا	۳۰	وہ نہیں مجھ سے جدا اور میں نہیں اُس سے جدا
جو موحد جانتا ہے میرا عالم میں قیام	۳۱	فعل کے ہوتے وہ مجھ میں وصل رہتا ہی مدام
شادی وغم میں جو رکھتا ہے نگہ توحید کی	۳۲	شغل میں حاصل ہی ارجن اُسکو بیشک پختگی

ارجن

آپ نے تو مجھکو تسلیم و رضا تلقین کی	۳۳	پر دلِ انساں ہی متحرک یہ دقت آپڑی
دل ہے سرکش مفسد و عیار اے عالی مقام	۳۴	بادپائے بے عناں مشکل سے لیتا ہے لگام

شری بھگوان

فطرتاً گو اضطراب و رم ہے اس دلکا شعار	۳۵	پھولتا ہی جو کڑی جب عشق کی پڑتی ہی مار
ضبطِ دل پر منحصر ہے علمِ وحدت کا حصول	۳۶	جو نہیں ہے دلپہ حاوی اوسکی کوشش ہی فضول

ارجن

شاغلِ مہجور جس کا ہے پراگندہ خیال	۳۷	کیا بنے گا شغل میں حاصل نہو نیسے کمال
جو ہے دلمیں مضطرب اور وصل سے ناآشنا	۳۸	اپنے ذاتی نقص سے کیا ہو نہیں جاتا فنا
یہ خلش دلکی مٹا دیں آپ کافی طور سے	۳۹	کون بہتر آپ سے ہی رفع شک جو کرسکے

شری بھگوان

نیک ہے جس کا ارادہ وہ نہیں ہوتا فنا	۴۰	ہر دو عالم میں برابر اُسکا ہوتا ہے بھلا
نیک افعالوں کا جو عالم ہے پہنچیگا وہاں	۴۱	اُسکی نیکی ہوگی دولتمند نیکو نمیں عیاں
علمِ حق سینہ بسینہ منتقل ہو جائے گا	۴۲	عارفانِ ذی خرد میں جاکے قسمت پائیگا
قوتِ علمی کو حاصل کر کے پہلے جسم کی	۴۳	پھر کریگا شغل کی تکمیل میں کوشش نئی
شغلِ سابق کی مدد سے طالبِ نیکی شعار	۴۴	قلزمِ قدرت کے ہو جاتا ہی پار پا انجام کار
پاک ہم کر قالبونمیں اور بہت کوشش کیساتھ	۴۵	عارفِ کامل کا اعلیٰ مرتبہ آتا ہے ہاتھ
زہد و خیرات و عمل پر ہی فضیلت شغل کو	۴۶	تو ارادہ کر کے پکا شغل میں سرگرم ہو
صدقِ دل اور پاکبازی سے جو مجھپر ہی فدا	۴۷	شاغلونمیں اُسکا درجہ فی الحقیقت ہی بڑا

ادھیائے ہفتم
دربیانِ علمِ صفات

جس نے مجھمیں دل لگایا ایسے طالب کو سدا	۱	شغل میں جیسا نظر آتا ہے جلوہ ذات کا
اِسکو با تشریح سُن ارجن یہ ہی علم صفات	۲	اِسکے محرم کو میسر ہے علایق سے نجات
اِسمیں ہے دشوار کوشش شاذ و نادر ہی کمال	۳	مجھکو ویسا جاننا جیسا کہ میں ہوں ہی محال
خاک[1] و آب[2] و آتش[3] و باد[4] و خلا[5] ادنی صفات	۴	جذبۂ دل[6] عقل[7] اور پندار[8] ہیں اعلیٰ صفات
جان ہی قوت نویں[9] جس سے ہے عالم کا قیام	۵	اِک مسبب اور سبب ہیں آٹھ سُن لے نیکنام

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
ان سے پیدائش تمام عالم کی ارجن جان لے	۶	آفرینش اور فنا کا میں ہوں مخزن مان لے
جیسے موتی کی لڑی میں تار ہے اک درمیان	۷	سارے عالم میں ہوں ساری اِسطرح اور ہوں نہاں
آب میں ہوں ذائقہ اور مہر و مہ میں روشنی	۸	ویدمیں پرنو خلے میں صوت انسانمیں نری
خاک میں خوشبو عیاں آتش میں ہوں سوزِ نہاں	۹	شغل ہوں تمیں شاغلونمیں اور جاندارونمیں حباب
ساری مخلوقات کا ہوں میں سدا ہی تخمِ بے زوال	۱۰	عاقلونمیں عقل ہوں صاحب جلالونمیں جلال
اہلِ طاقت میں ہوں طاقت شوق و خواہش سے بری	۱۱	اور انسانونمیں خواہش ہوں بِنا بر راستی
میرے باعث بود و ایجاد و فنا کا ہے نظام	۱۲	میں مقیم انمیں نہیں پر مجھ میں ہے اُنکا قیام
موجبِ غفلت ہیں کل عالم میں یہ تینوں صفات	۱۳	لازوال اور اُنسے بالاتر ہے ارجن میری ذات
میرے اِس سحرِ طلسماتِ صفاتی پر عبور	۱۴	اُنکو حاصل ہے جو پاتے ہیں مجھے عینِ سرور
راتدن جو لوگ فےلدادہ ہیں محسوسات کے	۱۵	جہل کے زنداں میں رہتے ہیں نہیں پاتے مجھے
یاد کرتے ہیں مجھے یہ چار بہرِ عافیت	۱۶	غم رسیدہ۔ طالبِ دنیا و دین و معرفت
عاشقِ صادق مرا جو مجھ میں واصل ہو گیا	۱۷	اُسکا میں پیارا ہوں ارجن اور وہ پیارا ہے مرا
سب ہیں اچھے لیکن عارف ہے مری روحِ رواں	۱۸	مجھ میں ملکر وہ مجھے پاتا ہے بے نام و نشاں
ہے موحد طالبانِ ذات کا اعلیٰ شہود	۱۹	سینکڑونمیں پشتونمیں ہوتا ہے کہیں ایسا وجود
جاہل اپنے جہل سے ہوتا ہے پابند رجا	۲۰	ملتیں ہیں بے شمار اور دیوتا بے انتہا

پوجتا ہے جس عقیدے سے مجھے جو آدمی	۲۱	اُسکی نیت کے ثمر کو بخشتا ہوں پختگی
میرے جس مظہر پہ ٹھیراتے ہیں انساں اعتقاد	۲۲	اپنے اُس مظہر سے برلاتا ہوں میں اُنکی مراد
ہیچ ہے ایسی پرستش کا صلہ انجام کار	۲۳	میرے طالب مجھکو پاکر ہو گئے ہیں رستگار
فاش نادانی ہے مجھکو مان لینا کائنات	۲۴	نیستی ہستی کے جھگڑے سے بری ہی میری ذات
ذات کو محجوب کرتی ہیں صفاتِ ظاہری	۲۵	آفرینش اور فنا سے میں ہمیشہ ہوں بری
حال ماضی اور مستقبل پہ ہے میری نظر	۲۶	سارے دنیادار میری ذات سے ہیں بیخبر
شوق و نفرت کی نگہ میں ہی نہاں رازِ دوئی	۲۷	جس سے پڑجاتا ہے پردہ عقل پر انسانکی
جسکے لوحِ قلب سے نقشِ دورنگی مٹگیا	۲۸	سب طرف اُسکو نظر آتا ہے جلوہ ذات کا
جس بشر پر جزو و کل اور فعل کا عقدہ کھلا	۲۹	وقتِ ترکِ جسم اُسکو موت سے ہی خوف گیا
یاد رکھہ مجھسے ہے فانی اور باقی کا ظہور	۳۰	اور اِن دونوں کا شاہد ہے مرا علم و سرور

ادھیائے ہشتم

دربیان علمِ ذات

ارجن

کِسکو کہتے ہیں جزو و کل فعل سے ہی کیا مراد	۱	فانی و باقی کے کیا معنی ہیں ای عالی نژاد
جسمِ انسانمیں محرک کون ہے سمجھاتے	۲	شاغلوں کو نزع میں کسکا تصور چاہیے

شری بھگوان

۳
زندگی ہے پاک جلوہ غیر فانی ذات کا
فعل کی اشکال ہیں پیدائش و بود و فنا

۴
میری قدرت کا کرشمہ ہے یہ انسانی وجود
جسکے سب فعلونکا میں شاہد ہوں برتر از شہود

۵
وقتِ رحلت یاد میں میری جھکاتا ہی جو سر
مجھ میں بیشک وصل ہوتا ہی وہ قالب چھوڑ کر

۶
یہ سمجھ لے آخری دم جسکا جیسا ہو خیال
اپنی نیت کی مطابق اُس میں ہوتا ہی وصال

۷
جنگ میں مشغول ہو اور مجھ میں اپنا دل لگا
محو ہو کر مجھ میں تو ہستی کو میری پائے گا

۸
شغل سے یکسو ہوا کرتا ہے انسان کا خیال
شغل کی برکت سی ذاتِ حق میں ہوتا ہی وصال

۹
ہی وہ الطف ہستِ مطلق مالکِ غیب و حضور
جہل و تاریکی سے برتر عینِ علم و عینِ نور ہے

۱۰
یاد کرتا ہے اُسے جو کوئی وقتِ انتقال
ابروؤں کے وسط میں انفاس کو روکے ہوئے
ہو کے جذبِ شوق سے روشن دل و ساکن خیال
بہرہ ور ہوتا ہی وہ کیفِ وصالِ ذات سے

۱۱
وید کے عالم بیان کرتے ہیں جسکو لازوال
جسکے طالب باندھ لیتے ہیں کمر تجرید پر
شاغلانِ بے تمنا جس میں پاتے ہیں وصال
ایسی ہستی کا سن لے ارجن بیانِ مختصر

۱۲
ظاہر و باطن میں دلکی خواہشوں کو روک کر
شغل کی ترکیب سے دم کو چڑھا کر تا بہ سر

۱۳
اسمِ اعظم اوم کا جو ذکر کرتا ہے مدام
کوچ کرکے جسم سے پاتا ہے وہ اعلےٰ مقام

۱۴
دمبدم تا وقتِ آخر جسکو میرا دھیان ہے
مجھ سے ملنا ایسے شاغل کے لئے آسان ہے

مصرعِ اوّل	نمبر	مصرعِ دوم
مجھہ میں واصل ہو چکا تکمیل سے جو شغل کی	۱۵	دارِ فانی کو نہیں ہوتی ہے اُسکی واپسی
ماسوا تک یہ تمام عالم ہی گردش میں مُدام	۱۶	ہی وہ گردش سے مُبرّا مجھہ میں ہی جسکا قیام
ذات کے ہر روز و ہر شب میں ہیں شامل جگ ہزار	۱۷	اہلِ معنی جانتے ہیں معنیٔ لیل و نہار
دِن نکلتے ہی عدم سے سب کا ہوتا ہی نمود	۱۸	رات ہوتے ہی عدم کو لوٹتے ہیں کل وجود
رات کو ہوتے ہیں غائب اور دِن کو آشکار	۱۹	ساری موجودات یوں چکر میں ہی بے اختیار
اُنسے ہی بے لوث اِک ذاتِ لطیف و لازوال	۲۰	ساری دنیا کے فنا ہونے پہ جو ہے بے زوال
عارضی ہے طالبوں کا اِس حقیقت میں قیام	۲۱	واپسی سے بے تعلّق ہے مرا اعلیٰ مقام
عشق سے نزدیک ہی اُس پاک ہستی کا حضور	۲۲	سب کے باطن میں جو ہی اور جس سی ہے سب کا ظہور
موت کا جس سطرح انجام ہی ہجر و وصال	۲۳	اب تجھے میں عارفوں کا کہہ سُناتا ہوں وہ حال
روزِ روشن میں ہو جب پرتو فگن مہرِ جلال	۲۴	جذب سے ہوتا ہی نورِ حق میں عارف کا وصال
ظُلمتِ شب میں ہو جب جلوہ نما ماہِ جمال	۲۵	بازگشتِ عارفاں لازم ہی وقتِ انتقال
روشن و تاریک دونو ہیں طریقِ آخرت	۲۶	یہ سبیلِ بازگشت اور وہ طریقِ مغفرت
عارفانِ باخبر دہوکا نہیں کھاتے کبھی	۲۷	سب سے اعلیٰ اور سیدھی راہ ہی عرفان کی
زُہد و تقویٰ خیر و خیرات اور تعلیم و عمل	۲۸	عالمِ حادث میں ہیں کل حسبِ نیّت بابدل
فعل کی پاداش سے کرتا ہے جو قطعِ نظر		جا پہنچتا ہے وہ عارف منزلِ جاوید پر

ادھیائے نہم

دربیانِ کیفِ وصال

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
میں عیاں کرتا ہوں ارجن اب وہ کیفِ وصلِ ذات	۱	جسکو حاصل کرکے تو کُلفت سے پائیگا نجات
علم کی دنیا میں افضل پاک و برتر ہے یہ راز	۲	راست اور عین الیقیں سہل اور فنا سے بی نیاز
مجھسے ناواقف ہیں جو انسان وہ مجہور ہیں	۳	واپسی پر مزرعۂ اعمال کو مجبور ہیں
میں ہوں مخفی طور پر دایم محیطِ کائنات	۴	مجھسے کُل اجسام قائم ہیں نہ اُنسے میری ذات
دیکھہ میری قدرتِ کامل کہ گو موجود ہے	۵	بودِ عالم میری ہستی میں مگر نابود ہے
گرچہ میری وجہ سے ہی سارے عالم کا نظام		میں ہوں بے نام و نشاں عالم نہیں میرا مقام
تُند جو بادِ ہوا جیسے خلے میں ہے مُدام	۶	مجھ میں موجودات کا ہے ایسی صورت سے قیام
میری قُدرت سے ہے رنگِ عالمِ غیب و شہود	۷	گاہ پیدا گاہ پنہاں گاہ بود و گہ نبود
قادرِ مطلق ہوں اور میں اپنی قدرت سے ضرور	۸	بار بار اس عالمِ فانی کو دیتا ہوں ظہور
ہیں سدا ہوں اپنی قدرت سے بری اور بے اثر	۹	اسلئے پابندیِ افعال سے ہوں بےخطر
میری قدرت کی لوازم میں ہیں حرکت اور قرار	۱۰	اس طرح گردش میں ہے یہ عالمِ ناپائیدار
صاحبِ عالم ہوں میں گو جسمِ انساں میں مُقیم	۱۱	جو بشر ناداں ہیں اور اخلاق جنکے ہیں ذمیم
جنکی جھوٹی خواہشیں ہیں جنکی لاحاصل ہیں فعل	۲۲	علم بے معنی ہے جنکا اور عقیدت جنکی جہل

وہ میری اعلیٰ حقیقت سے ہیں بالکل بے خبر	۱۲	زندگی حرکاتِ شیطانی میں کرتے ہیں بسر
طالبانِ باصفا جنکی ہیں ملکوتی صفات	۱۳	اُنکی نظروں میں ہے کُلِ عالم کا مبدا میری ذات
ہے مِری حمد و ثنا و بندگی اُن کا شعار	۱۴	اور وہ میری یاد میں رہتے ہیں دائم ہوشیار
عارفوں کو جنکی وحدت پر نگہ قایم ہوئی	۱۵	جلوۂ یکرنگ زنگارنگیِ عالم ہوئی
عالمِ اسباب میں ہوں میں ہی از سر تا بپا		ہیچ ہے چشمِ بصیرت کی نظر میں ماسوا
میں ہی کرتو میں ہی یگیوں میں ہی علم میں ہی گھی	۱۶	میں ہی آگ اور میں ہی منتر اور میں ہی آہوتی
میں ہوں سب کا والد و مادر بزرگ و پاسباں	۱۷	میں ہوں تینوں وید رگ۔ سام و یجر کا راز داں
مصدرِ عالم مُقدس اسمِ اعظم اونکار ہے	۱۸	منزلِ مقصود مالک شاہد و پروردگار
میں ہی ہوں ملجا و ماوا اور مُربی خلق کا		تخمِ لافانی کی صورت موجبِ خلق و فنا
میں تپش ہوں میں ہی بارش جاذبہ اور بارِ دہ	۱۹	زندگی اور موت میں ہی حق و فکرِ باطلہ
وید کے جو معتقد کرتے ہیں پیکر سوم رس	۲۰	پاک نیت سی ریاضت اور جنت کی ہوس
اُنکا فردوسِ بریں میں جا کی ہوتا ہے قیام		اور وہ ہوتے ہیں بہشتی لذتوں سے شاد کام
ختم ہو جاتا ہی جب ایسے ریاضوں کا ثمر	۲۱	واصلانِ عیش کا جنت سے ہوتا ہے سفر
پیروانِ وید جنکا دِل ہے پُر از مدعا		جبرِ قدرت سے ہیں یوں آواگون میں مُبتلا
یاد کرتے ہیں مجھے جو لوگ باصدق و صفا	۲۲	اُنکی امداد و حفاظت فرضِ اوّل ہے مرا

جو ارادتمند دل سے ہیں طلبگارِ صفات	۲۳	وہ بھی میری بندگی کرتے ہیں گو بے علمِ ذات
میں ہوں معبود اور مجھ سے ہے نتائج کا حصول	۲۴	ہیں سدا گردش میں وہ جنکا نہیں کوئی اصول
جس کا جو طالب ہے آخر کار پاتا ہے اُسے	۲۵	ماسوا کا ماسوا کو اور مرا طالب مجھے
پیش کرتا ہے مجھے جو پتر جل پھل یا کہ پھول	۲۶	ہدیہ راسخ یہ اُسکا مجھکو دل سے ہے قبول
مجھ سے کر منسوب ارجن فاعلیت فعل کی	۲۷	وہ ہرم یگ تپ دان اور ہو جن ہیں اصلِ زندگی
جبکہ تو پابندیٔ افعال سے ہو کر رہا	۲۸	ترک کردیگا جزائے فعل کا بیم و رجا
لوحِ خاطر سے ترے نقشِ خودی مٹ جائیگا		مجھ میں واصل ہوکے تو ہستی کو میری پائیگا
سب میں میں یکساں ہوں یعنی شوق و نفرت سے بری	۲۹	اُس میں میں ہوں مجھ میں وہ جسکو محبت ہے مری
جان کو قربان کرتا ہے جو میرے نام پر	۳۰	نیک ہے بدکار بھی ملتا ہے نیت کا ثمر
نیک اعمالی میں اُسکو جلد آتا ہے قرار	۳۱	یہ سمجھ لے میرا طالب ہے فنا سے رستگار
فرقۂ نسواں و ناقص عقل و ویش و شُدر جیب	۳۲	سایۂ رحمت میں اعلیٰ منزلت پاتے ہیں سب
نیک خصلت برہمن اور باصداقت چھتری	۳۳	کیا تعجب ہے اگر ہوں رازدارِ سرمدی
بے ثبات عالم ہے اور مفقود ہے عیشِ دوام		اتنے نکتہ کو سمجھکر یاد کر میری مدام
مجھ میں اپنا دل لگا اور مجھکو سچا مان لے	۳۴	میری خاطر کر ریاضت مجھکو مالک جان لے
نقدِ ہستی کر مجھے تفویض تو ہو جا فنا		مجھ میں واصل ہوگا میرے قول پر ایمان لا

ادھیائے دہم

در بیانِ نورِ جمالی

شری بھگوان

سُن مفصّل رازِ مخفی ارجنؑ اب بارِ دگر	۱	مجھکو اے پیارے تیری بہبود ہے مدِّ نظر
مہرشی اور دیوتاؤنکی ہے مجھسے ابتدا	۲	اِسلئے میری حقیقت سے ہیں وہ ناآشنا
میں ازل سے ہوں ابد تک مالکِ کون و مکاں	۳	معصیت سے پاک و بالاتر ہے میرا راز داں
علم و دانش ہوشیاری ضبطِ دل رنج و خوشی	۴	بردباری راستبازی نفسِ امّارہ کُشی
خوف بیخوفی سکونِ دل خودی ترکِ خودی		نیک و بدخواہی قناعت رحم اور دریادلی
مُختلف خاصیتونکا طبعِ انساں میں ظہور	۵	جانتے ہیں مجھسے جنکو جاننے کا ہی شعور
میری اعلیٰ طاقتیں چاروں منو ساتوں رشی	۶	ہیں قدیمی جنسے پیدایش ہے مخلوقات کی
قدرت اور جلوونکا میرے علم کامل ہی جنہیں	۷	قطب ہیں وہ اور سکونِ قلب حاصل ہی انہیں
سب کا میں آغاز ہوں اور مجھسے ہی سب کا ظہور	۸	یہ سمجھکر یاد کرتے ہیں مجھے اہلِ شعور
جو عقیدت مند مجھپر ہیں دل و جاں سے فدا	۹	جنکو دایم مشغلہ ہے میرے ذکر و فکر کا
دل سے میری بندگی کرتے ہیں جو صبح و مسا	۱۰	علمِ عرفاں اُنکو بہرِ وصل کرتا ہوں عطا
تیرگی عقل اُنکی بہتری کے واسطے	۱۱	دُور کردیتا ہوں علمِ معرفت کی شمع سے

ارجن

ذاتِ حق عالم کا مخزن اور سب سی پاک تر	۱۲	حیرت افزا اشرف واوّل محیط و بے ضرر
مانتے ہیں آپکو ویاس اور نارد مہرشی	۱۳	دیول وآسیت فرماتے ہیں ایسا آپ بھی
کرشن میں تسلیم کرتا ہوں ہدایت آپکی	۱۴	ہے نہاں جنّ و ملک سے بھی حقیقت آپکی
آپ ہی پر منکشف ہوتا ہے عقدہ آپ کا	۱۵	اے خداوندِ مسبب ذاتِ پاک و کبریا
ایسے جلوؤنکو مفصّل مجھپہ ظاہر کیجیے	۱۶	جنسے یہ عالم منوّر کر رکھا ہے آپ نے
کن وسائل سے ملیگا مجھکو منظر آپکا	۱۷	ہے تصوّر کونسی شکلوں میں بہتر آپ کا
اپنی قدرت کے کرشمے پھر بیاں فرمائیے	۱۸	قطرۂ کوثر سے تر میرا دہاں فرمائیے

شری بھگوان

مجھسے سُن اب تذکرہ تو میرے خاص اعجاز کا	۱۹	میرے جلوؤنکی نہیں ہے یوں تو کوئی انتہا
اے دلاور سب کے باطن پر تسلّط ہی مرا	۲۰	ابتدا اوسط اور آخر میں ہوں کُل اجسام کا
روشن ہوں برجونمیں سیّارونمیں مہرِ جلوہ گر	۲۱	بادمیں تارِ نفس ہوں اور منازل میں قمر
راجہ اندر دیوتاؤنمیں۔ رِچاؤں سام ہوں	۲۲	میں دل وجانِ حواسِ خمسہ واجسام ہوں
میں ہی رُدرونمیں ہوں شنکر یکش و راچھشن میں کوبیر	۲۳	میں وسوؤنمیں ہوں اگنی اور پہاڑونمیں سُمیر
پروہتوں کا رہنما ہوں سب سے بڑھکر عقلمند	۲۴	ساری جھیلونمیں سمندر فوجدارونمیں سکند

راج رشیو نمیں ہوں بھر گوا کشترو نمیں ہوں اکار	۲۵	کوہسار و نمیں ہمالہ مشغلو نمیں ذکرِ یار
برہم رشیو نمیں ہوں نارد برکش میں ہوں آشوتھ	۲۶	میں ہوں منیو نمیں کپلِ گندھرب میں ہوں چترتھ
اسپ کی نسلو نمیں ہوں میں مرکبِ عالم پناہ	۲۷	کوہ تن فیلو نمیں ایراوت رعایا میں ہوں شاہ
بجر ہتیارو نمیں اور میں کامدھن گئو و نمیں ہوں	۲۸	فعلِ حیوانی میں خواہش واسوکی ساپنو نمیں ہوں
میں ہوں ناگو نمیں اننت اور ابر بارانیں ورن	۲۹	اریما متو فیو نمیں حاکموں میں کار کن
دیتیو نمیں ہوں میں پہلاد اور زمانو نمیں فنا	۳۰	کلُ پرندو نمیں گرڑ شیرِ ببر ہوں چار پا
میں ہوا چلنے میں ہوں لڑ نیمیں دشرتھ کا پسر	۳۱	میں ہوں دریاؤ نمیں گنگا مچھلیو نمیں ہوں مگر
میں ہوں موجودات کا آغاز و وسط و خاتمہ	۳۲	حکمتو نمیں خود شناسی منطقوں میں فلسفہ
میں ہوں حرفو نمیں الف ترکیبِ لفظی میں عطف	۳۳	ذاتِ لافانی کی صورت نور افگن ہر طرف
میں ہوں پیدایش کا منبع اور مخزن موت کا	۳۴	عورتو نمیں خُلق نیکی حافظہ حلم و حیا
تال ہوں گایتری۔ راگو نمیں برہت کا ملہار	۳۵	میں مہینو نمیں ہوں منگسر موسمو نمیں ہوں بہار
شان ہوں میں شادو نمیں فریبو نمیں جوا	۳۶	زور و کوشش کامیابی ہوں میں طاقتدار کا
کرشن ہوں یادو میں ارجن پانڈو میں ہیشوا	۳۷	عارفو نمیں ویاس ہوں اور شاعرو نمیں اوشنا [illegible]
ظالمو نمیں ظلم ہوں راجاؤ نمیں فرزانگی	۳۸	عالمو نمیں علم اور اسرار میں ہوں خامشی
اے دھننجے تخم ہوں میں ساری موجودات کا	۳۹	کون ساکن اور متحرک میں ہے میرے سوا

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
درحقیقت میرے نادر شعبدے ہیں بیشمار	۴۰	گرچہ میں نے اب انہیں ظاہر کیا بالاختصار
جسمیں طاقت خوبیٔ و تکمیل ہے یہ جان لے	۴۱	اُسکی پیدایش ہے اِک شمّہ سے میرے نور کے
مجملاً کہتا ہوں میں اب چھوڑ کر طولِ کلام	۴۲	میرے اِک ذرّے میں ہی اس سارے عالم کا قیام

ادھیائے یازدھم

دربیانِ شانِ جلالی

ارجُن

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
سُن لئے علمِ خودشناسی کے رموزِ سرمدی	۱	آپ کی تلقین سے میری رفع نادانی ہوئی
رازِ قدرت اور مخلوقات کا بود و فنا	۲	آپ کے الطاف سے مینے مفصّل سُن لیا
آپ نے اپنی حقیقت جیسی فرمائی بیاں	۳	ویسے ہی ہیں آپ بیشک یہ ہوا مجھپر عیاں
ذاتِ پاک اور قادرِ مُطلق کرم فرمایئے		جلوہ اپنی قدرتِ کامل کا اب دِکھلایئے
گر میں لاسکتا ہوں تابِ دیدِ خورشیدِ جلال	۴	تو مجھے درسائیے اپنا ظہورِ لازوال

شری بھگوان

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
ہوش کر اور دیکھ اے ارجن میرے جلوے بیدرنگ	۵	بے عدد بے انتہا نادر عجائب رنگ رنگ
سب صفاتی قوتوں کو دیکھ لے ارجن عیاں	۶	اہلِ دنیا کی نگاہوں سے جو یکسر ہیں نہاں
دیدنی جو کچھ ہی ساکن اور متُحرک نظام	۷	دیکھ مجھ میں ساری موجوداتِ عالم کا قیام

چشمِ ظاہر سے نہیں تو دیکھ سکتا ہے مجھے	۸	اِسلئے دیتا ہوں چشمِ معرفت ارجن تجھے
قادرِ مطلق نے ارجن کو یہ فرما کر سنا	۹	اپنی قدرت کا جلالی معجزہ دکھلا دیا
عالمِ ملکوت پر جو ہیں پڑی اُسکی نظر	۱۰	اُسنے دیکھی ذاتِ واحد شش جہت میں جلوہ گر
تھا نہایت حیرت انگیز اور روشن اک وجود		انتہا جسکی نہ تھی پیدا نہ تھیں جسکی حدود
تھے وہاں وچشم و صورت بیحسابِ ہندسہ	۱۱	زیبِ تن تھے زیور نایاب و نادر اسلحہ
عطرِ خوشبودار میں ڈوبا ہوا تھا سر بسر		تھی عجب پوشاک اور نادر حمائل زیبِ بر
گر فلک پر آفتاب اِکدم ہویدا ہوں ہزار	۱۲	ہیں جلال ذاتِ اقدس میں نمایاں ذرہ وار
پیکرِ بیحد میں جو ہیں ہو گیا عین الیقین	۱۳	عالمِ کون و مکان و جملہ نیرنگِ مبیں
منزلِ حیرت میں وارد ہو کر ارجن کانپ اُٹھا	۱۴	سر جھکا کر دست بستہ عرض یوں کرنے لگا

ارجن

اِس وجودِ پاک میں سب دیوتا ہیں جلوہ گر	۱۵	اور مخلوقات ہی ہر قسم کی پیشِ نظر
جدِّ امجد مورثِ اعلےٰ خدا ہے کائنات		ہیں کنول کی پھول پر بیٹھے ہوئے اک پاک ذات
سب رشی اور شیش ناگ اور سانپ ہیں اے حبیب	۱۶	عالمِ ملکوت کا نظارہ ہے از بس عجیب
آپ ہیں بے انتہا شکلوں میں ہر جانب عیاں		بیحد وہیں آپکے بازو شکم چشم و دہاں
وہ ظہورِ لاتعین آپ کا ہے وقفِ دید	۱۷	جسکا اوّل درمیاں اور خاتمہ ہے ناپدید

کثرت و وحدت کا نظارہ ہی یکجا سر بسر
رازِ "دو" "ایکو ہم بھوشیامہ" ہے روشن قلب پر

۱۷

سر پہ ہی تاج آپکے ہاتھو نمیں ہیں چکر و گدا
آنکھہ کی کیا تاب ہی دیکھے وہ بصوئے ذوالجلال
شش جہت افروز ہے نورِ تجلّی آپ کا
ہے فروغِ حُسنِ عالم سوز جس کا بیمثال

۱۸

ذاتِ عالی لایزالی ہی عقیدت میں مری
قابلِ ادراک لافانی قدیم اور اُستوار
موجبِ بود و فنا۔ حامیِ طرز رستی
ہے صفت لا انتہائی کی سراسر آشکار

۱۹

دیکھتا ہوں میں عیاں شانِ جلالی آپ کی
قوتیں بے انتہا ہیں اور بازو بے شُمار
بے بدایت بے نہایت ذاتِ عالی آپکی
ماہ و خورشیدِ چشمانِ روشن روئے تابان مثلِ نار

۲۰

ذاتِ برتر آپکی ہے سارے عالم میں بسیط
ذرّے ذرّے میں مُنوّر ہے شعاعِ لایزال
از زمین تا آسمان سمتِ فضا سب میں مُحیط
تینوں عالم کانپتے ہیں دیکھکر شانِ جلال

۲۱

ہی پناہ عاطفت میں اک گروہِ دیوتا
جانکر معبود اپنا مجمعِ اہلِ کمال
دست بستہ خوف سے حمد و ثنا میں دوسرا
آپکی توصیف کرتا ہے بیاں اے بیمثال

۲۲

رُدر اوشم با مُرت اَدِت وسوا شونی کمار
گرش گندہرب یکش و سِدہ و انسان بیشمار
اور ہیں اِنکے سوا جتنے ملائک رازدار
دیکھکر اِس شکل کو حیران ہیں آئینہ وار

۲۳

دِل دھڑکتا ہے مرا اے کرشن اِسکو دیکھکر
آپکا جسمِ کلاں جس میں بکثرت ہیں عیاں
ایک عالم کانپتا ہے ڈالکر اُس پر نظر
دست و پا پُر خوف دندان شکم چشم و دہاں

فرش سے تا عرش چہرے کی درازی الاماں دیکھکر وہ روئے ہیبتناک روشن ہفت رنگ	٢٤	مہر و مہ سے جس ہیں لاتعداد چشمانِ کلاں ہو گیا میں اختلاجِ قلب سے معذور و تنگ
اُن دہانوں سے نکلتے دیکھ شعلے موت کے موت آتی ہے نظر دل پر نہیں ہے اختیار	٢٥	اور اُن پر خوف دنداں پر نگہ کر کے مجھے کیجیے مجھپر کرم اے مالک اے پروردگار
کوروونکے اقربا اور اُنکے حامی راجگاں نیز اپنی فوج کے زور آزمانِ باوقار	٢٦	بھیشم و درون و کرن فوجِ مخالف کی بلائیں اُن دہانوںمیں کھنچے جاتے ہیں سب بے اختیار
اور نظر آتے ہیں بعضے سر بہت کچلے ہوئے	٢٧	تیز دندانکی درازوںمیں الگ لٹکے ہوئے
بحر میں ہوتا ہے جیسے ندیوں کا اختتام	٢٨	یہ دلاور آتشیں دہنوںمیں کرتے ہیں قیام
شمع پر پروانے ہو جاتے ہیں جیسے جاں نثار	٢٩	موت کے مُنہ میں ہیں داخل حاضرینِ کارزار
اُن دہانِ شعلہ زن کی ساری دنیا ہی غذا اے خداوند آپ کی بے حد جلالی قوتیں	٣٠	جسمیں اُسکی موت ہی وہ ذایقہ ہی آپ کا ہیں برنگِ روشنی و سوز موجودات میں
کون ہی اس صورتِ پُرخوف میں بتلایئے آپ کے دیدار کی ازبس تمنا ہے مجھے	٣١	بندۂ عاجز پہ اے داور کرم فرمایئے آپ کا اعجاز بالاتر ہے میری عقل سے

شری بھگوان

میں فرشتہ ہوں اجل کا اور فنا معروف ہوں	٣٢	اس گھڑی عالم کے استیصال میں مصروف ہوں

آج ہر دو فوج میں جتنے بہادر ہیں کھڑے ۔ وہ بلا کوشش تری مُلکِ عدم کو جائینگے

۳۳
ٹھان کر لڑینگی اب تو اپنی شہرت کو بڑھا ۔ دشمنوں کو زیر کر اور سلطنت کا حظ اُٹھا
اُنکو تو پہلے ہی مینے مرگ تک پہنچا دیا ۔ تو برائے نام کر ساماں اُنکی موت کا

۳۴
کرن بھیشم جیدرتھ درون اور دیگر سورما ۔ جنگ کے میدان میں جنکا قدم اب آگیا
وہ مرے مقتول ہیں تو اُنکو بیشک قتل کر ۔ کامیابی تجھکو ہوگی مُستعد ہو جنگ پر

۳۵
جب بتایا کرشن نے یہ راز تو وہ تاجور ۔ بندگی کرنے لگا ہاتھوں کو اپنے جوڑ کر
کانپتے ڈرتے ہوئے اُسنے جُھکا کر اپنا سر ۔ کرشن کی تعریف یوں لُکنت سی کی بارِ دگر

ارجن

۳۶
شانِ تمہاری کے شایاں ہے اگر سارا جہاں ۔ آپکی توصیف میں ہو ہر با ادب رطب اللساں
بھاگتے ہیں آپکی صورت سے ڈر کر بد خصال ۔ آپکو کرتے ہیں سجدہ صاحبانِ باکمال

۳۷
کیوں نہ یہ تعظیم دیں اُس ذاتِ بابرکات کو ۔ جو عدم سے کھینچکر لائی ہے موجودات کو
اے خداوند ملائک جلوہ آرائے جہاں ۔ آپ ہی ہیں حق و باطل نیز بے نام و نشاں

۳۸
اِبتدا ہے سارے عالم کی مگر ازلی ہیں آپ ۔ جملہ مخلوقات فانی ہے مگر ابدی ہیں آپ

۳۹
ناظر و منظور اور ہر دو سے بالاتر ہیں آپ ۔ اے کثیر الشکل ہر صورت میں جلوہ گر ہیں آپ

۳۹
وایو یم اگنی ورن برہما مہیش اور چندرما ۔ آپکی شکلوں کو میرے لاکھ سجدے ہیں بجا

۴۰
آپکو ہے پُشت و رو اور ہر طرف سے بندگی
شان اور قوت کے اندازے سے برتر آپ ہیں
ساری دنیا میں عیاں ہی ایک ہستی آپ کی
آپ ہی سب ہیں کہ اندر اور باہر آپ ہیں

۴۱
دوستی میں آپ کی عظمت نہیں پہچان کر
کرشن اور یادو کا پیارا نام میں لیتا رہا
اپنی نادانی کے باعث دوستانہ طور پر
دوست کہکر آپ کو مینے پکارا بار ہا

۴۲
کھیل دعوت خوابگاہ و بزم میں تھی دل لگی
اے خداوندا مجھے اُسکی معافی دیجئے
خلوت و جلوت میں جتنی مجھسے گستاخی ہوئی
ناتواں پر قادرِ مطلق عنایت کیجئے

۴۳
ہر دو مخلوقات ساکن اور متحرک کی آپ
آپکے تابع ہیں سب از ماہ تا گاوِ زمیں
ہیں مُربّی لایق تعظیم مُرشد اور باپ
کون ہو سکتا ہے افضل آپ کا ثانی نہیں

۴۴
ایک عالم میں ہے شُہرہ آپکے اوصاف کا
جیسے کوئی دوست فرزند اور بیوی کا قصور
آپ سے ہے با نیاز و عجز میری التجا
بخشتا ہے آپ ویسے بخشدیں میرا قصور

۴۵
جو کبھی دیکھی نہتھی ہے وہ تجلّی سامنے
اے خداوندا وہی سچ وچ مجھے دکھلایئے
دل تو میرا خوش ہی لیکن کانپتا ہی خوف سے
اے بزرگ و صاحبِ عالم کرم فرمایئے

۴۶
تاج بر سر آپ کو میں چاہتا ہوں دیکھنا
اے محیطِ کل عیاں ہیں آپ کے بازو ہزار
اپنے ہاتھوں میں دوبارہ لیجئے چکر و گدا
کیجئے وہ چار بازو والی صورت اختیار

شری بھگوان

اپنی خوشنیت سے جب خوش کر لیا تو نے مجھے	۴۷	معجزہ مینے دکھایا تجھکو اپنے فضل سے
سب طرف اک نور ہے بے ابتدا بے انتہا		جسکو انساں نے نہیں دیکھا کبھی تیرے سوا
علم کی تحصیل نیک اعمال اور خیرات سے	۴۸	زہد اور اشغال کی ناگفتہ تکلیفات سے
کسکو طاقت ہی کہ دیکھے میرے جلوے کو عیاں		جو ترا ہی چشم دید اے نسلِ کوروں کے جوان
تو نہ گھبرا میری ہیبتناک صورت دیکھکر	۴۹	ہوش میں آ اور اپنے دل سے خطرہ دور کر
دیکھ پھر میری اسی صورت کو اطمینان سے		وہ تصور تھا جلالی اب جمالی باندھ لے

سنجے

کرشن نے اسدم دکھایا اپنا جلوہ اور ہی	۵۰	خوبرو بنکر ہراساں دوست کو تسکین دی

ارجن

دیکھکر یہ نورِ دلکش شکل میں انسان کی	۵۱	ہوش و اطمینان و دلجمعی مجھے حاصل ہوئی

شری بھگوان

جیسی میری حیرت افزا شکل تو نے دیکھ لی	۵۲	آرزو ہے دیوتاؤں کو بھی اسکے دید کی
علم کی تحصیل تقویٰ خیر و نیک اعمال سے	۵۳	دیکھنا مشکل ہے جیسا تو نے دیکھا ہی مجھے
اضطرابِ دل کے ہوتے میری قربت ہی محال	۵۴	عشق سے آساں ہی میرا علم و دیدار و وصال
جو مرا طالب فنا ہوتا ہی مجھمیں عشق سے	۵۵	جسکی یکساں ہی نظر سب بُرو وہ پاتا ہے مجھے

ادھیائے دوازدہم

در بیانِ عشقِ حقیقی

ارجن

کچھ بشر عشقِ حقیقی سے ہیں طالب آپ کے	۱	ذات کے جویا ہیں کچھ اُنمیں ہیں افضل کون سے

شری بھگوان

میری طاعت میں سدا مشغول ہیں جو آدمی	۲	راست ہے جنکی طلب اعلیٰ ہے اُنکی زندگی
ہستی اُلطف ہے لافانی و برتر از حواس	۳	قائم و ساکن محیط و پاک و بیروں از قیاس
محو ہو جاتے ہیں جو اُس میں صفائے قلب سے	۴	چاہتے ہیں خیر سب کی وہ بھی پاتے ہیں مجھے
غیب کی پردہ دری اُنکے لئے دشوار ہے	۵	عقلِ ظاہر بیں سے پنہاں ذات کا دیدار ہے
میرے طالب اپنے سارے کام مجھپر چھوڑ کر	۶	جان و ایماں کو فدا کرتے ہیں شوقِ وصل پر
جن کو میرا عشقِ صادق ہے اُنہیں اے نامدار	۷	جلد بحرِ عالمِ فانی سے میں کرتا ہوں پار
عقل و دل دونو کو تو میرے تصوّر میں لگا	۸	راز کھل جائیگا تجھ پر منزلِ مقصود کا
باندھنا میرا تصوّر تجھکو مشکل ہو اگر	۹	شغل کے ذریعہ سے میرے وصل کی تدبیر کر
شغل میں تکلیف ہو تو مجھکو فاعل جانکر	۱۰	میری خاطر فعل کر عرفاں سے ہوگا بہرہ ور
یہ بھی گر دشوار ہے عاشق ہو میری دید کا	۱۱	دور کر شمعِ طلب سے ظلمتِ بیم و رجا

شغل و عرفاں سے ہی آساں تر وسیلہ عشق کا	۱۲	عشق کا مقصد فنا ہی اور فنا میں ہی بقا
جسکو کل مخلوق سے ہی اُنس و لطف و آشتی	۱۳	جسکی چشمِ مست میں ہم رنگ ہیں رنج و خوشی
شغل کی عادت سے ہی جس کا عقیدہ اُستوار	۱۴	عقل و دولی کی محویت میں ہی وہ مجھپر جاں نثار
خوف و طیش و رنج و راحت سی بری ہی میرا یار	۱۵	اُسکا مسلک صُلحِ کل ہی وہ ہی سب کا دوستدار
مطمئن بے لوث قانع صاف باطن باتمیز	۱۶	تارکِ پندارِ فعل انسان ہے مجھکو عزیز
جو بری ہی شوق و نفرت بیم اور اُمید سے	۱۷	وہ دوئی سے پاک ہی اُس سی محبت ہی مجھے
جسکی نظروں میں ہی یکساں دوستی اور دشمنی	۱۸	گرم و سرد و شادی و غم حرمت و بیحرمتی
باتوکل بے تعلق ہجو اور تعریف سے	۱۹	صابر و آزاد وہ روانسان پیارا ہی مجھے
آبِ حیواں میری اس تقریر کا جسنے پیا	۲۰	وہ کمالِ عشق سے محبوبِ کامل بنگیا

تیرھویں ادھیا

دربیان علمِ معرفت

ارجن

علم توحید و احد ذات صفات جسم و جاں	۱	اِن منازل کا نشان بتلائے اے مہرباں

شری بھگوان

مصدرِ افعال ہونا جسم کی پہچان ہے	۲	شاہدِ افعال جسمانی سراپا جان ہے

مان لے ارجن کہ ہیں ہوس جان کُل اجسام کی	۳	امتیازِ جسم و جاں ہی روحِ علمِ باطنی
اب بیاں کرتا ہوں تجھسے جان نکلے اعجاز کو	۴	جسم کی خاصیّت و نیرنگی و آغاز کو
گا چکے ہیں مختلف اُلحان میں یہ راگنی	۵	چار وید اور رِھرشی اور فلسفی اور منطقی
پانچ عُنصر پانچ اعضا دس حواسِ مُدرکہ	۶	چار قوّت یعنی عقل و دِل خیال و حافظہ
شوق و نفرت رنج و راحت ہوش و غفلت اور خودی	۷	مختصر الفاظ میں تفصیل ہی اس جسم کی
زُہد و تقوی راست بازی صُلح جوئی انکسار	۸	صحبتِ انسانِ کامل ضبطِ دل صبر و قرار
ترکِ محسوسات و خواہش پاک طینت اور حِلم	۹	مرگ و پیدایش علالت اور پیری سب کا عِلم
اقربا فرزند اور بیوی کی اُلفت چھوڑنا	۱۰	جذبۂ رنج و خوشی کی ریسماں کو توڑنا
باندھنا میرا تصوّر عشقِ صادق سے مُدام	۱۱	گوشہ گیری از خلائق ترکِ شوقِ اژدہام
ظاہر و باطن کی معلومات سے بہرہ وری	۱۲	علم کی تعریف ہی باقی ہی سب بیدانشی
معنیِ لفظِ اَحداب تجھپہ کرتا ہوں عیاں	۱۳	علم جس کا بخشتا ہی زندگی جاوداں
اوّل و آخر نہیں اُسکا کہ وہ ہے لازوال		حق نہ کہہ سکتے ہیں اُسکو اور نہ باطل اہلِ علم
ہر طرف گوش و سر و چشم و دہان و دست و پا	۱۴	ہیں اُسکے اور وہ ہی شش جہت سی رونما
جلوہ گر احساس میں ہی خود مبرّا از حواس	۱۵	با ہمہ و بے ہمہ با وصف بیروں از قیاس
قائم و متحرک و مخفی و ظاہر ہے وہ نور	۱۶	پُر لطافت سی نظر آتا نہیں نزدیک و دور
وہ یگانہ ہی مگر عالم میں ہی کثرت نما	۱۷	اُسکے رخ کا پرتوہ ہی بود و ایجاد و فنا
جہل کے پردے میں پوشیدہ ہی وہ نور نکا نور	۱۸	قلب میں علم سہ گانہ اُس سی پاتا ہے ظہور

جسم و جاں اور علم کا جو تذکرہ میں نے کیا	۱۹	اُسکو سُنکر میرا طالب مجھ میں جاتا ہی سما
آفرینش اور فنا سے پاک ہیں ذات و صفات	۲۰	جملہ اوصاف و عوارض ہیں صفاتی کائنات
فاعلیت فعل اور فاعل ہیں نیرنگِ صفات	۲۱	راحت و تکلیف کے احساس کا باعث ہی ذات
سیرِ قدرت دیکھنا ہی ذاتِ حق کا معجزہ	۲۲	نیک و بد خلقت ہی گویا اِک صفاتی شعبدہ
قالبِ حادث میں نازل ہو کر وہ ذاتِ قدیم	۲۳	نامزد ہے فاعل و مفعول معلوم و علیم
علم ہی جسکو حقیقت کا صفات و ذات کی	۲۴	باہمہ اوصاف وہ ہی آفرینش سے بری
اہلِ باطن کو میسّر ذات کا دیدار ہے	۲۵	علم اور اعمال کا ثمرہ وصالِ یار ہے
یادِ خالق سے ہمیشہ جس کا دل سرشار ہے	۲۶	بالیقیں بحرِ اجل سے اُس کا بیڑا پار ہے
بیحس و باہوش مخلوقات میں اے نیک فال	۲۷	آشکارا ہی مساوی جسم و جان کا اتّصال
چشمِ بینا کی نظر میں ایک ذاتِ کبریا	۲۸	سب میں یکساں ہی منوّر اور برتر از فنا
کثرتِ عالم میں وحدت جس کو آتی ہی نظر	۲۹	جاگزیں ہوتا ہی وہ روحانیت کے بام پر
اپنے سب افعال کو جو مانتا ہے قدرتی	۳۰	آپ کو اُنسے مبرّا وہ ہے کامل آدمی
نقطۂ وحدت میں کثرت کو گھٹا کر دیکھنا	۳۱	جاننا واحد کو سب میں ہی طریقہ وصل کا
جان ہی بے ابتدا بے انتہا اور بے زوال	۳۲	اُسکی آزادی میں ہی فعلوں کی آمیزش محال
ساری اشیاء میں خلا ساری ہی آغشتہ نہیں	۳۳	جان کل اجسام پر حاوی ہی آغشتہ نہیں
ایک سورج ڈالتا ہی جیسے سب پر روشنی	۳۴	جان واحد ڈالتی ہی سب کے اندر روشنی
دیکھ لیتا ہی جو چشمِ دل سے جسم و جان کا حال	۳۵	معرفت کی راہ سے پاتا ہی وہ اوجِ کمال

چودھویں ادھیا

تقسیمِ خواصِ سہ گانہ

شری بھگوان

۱ میں اُس افضل علم کو پھر تجھسے کرتا ہوں بیاں | عارفوں نے جس سے پایا ہے عروجِ لامکاں

۲ جنکی قسمت میں ہے اُسکے فیض سے میرا وصال | گردشِ بود و فنا میں اُنکا آنا ہے محال

۳ اپنی قدرت کی شکم کو بارور کرتا ہوں جب | ساری موجودات کی بالیدگی ہوتی ہے تب

۴ جتنی اشیا ہر طرح کی تجھکو آتی ہیں نظر | قدرت اُنکی ماں ہے اور میں باپ ہوں اے نامور

۵ ہیں سہ گانہ علم و شوق و جہل کی جو صفتیں | روحِ ناجی کو جو کرتی ہیں مقید جسم میں

۶ نورِ باطن کا جلا ہو جسکے قلبِ صاف پر | دانش و تسکیں کی صورت اُسکو آتی ہے نظر

۷ اے دلاور یاد رکھ حرص و ہوائے دلربا | ڈالتی ہیں علم کی گردن میں ہار اعمال کا

۸ جس گھڑی جہلِ مرکب کا اثر ہو عقل پر | نیند سستی اور عیاشی میں رہتا ہے بشر

۹ علم میں آرام ہے اعمال میں تکلیف ہے | غافل و بدمست کرنا جہل کی تعریف ہے

۱۰ علم و شوق و جہل میں ہے امتزاجِ باہمی | ایک کی بیشی سے باقی دو میں ہوتی ہے کمی

۱۱ شہرِ تن کے سارے دروازوں پہ جب ہو روشنی | تو سمجھنی چاہیئے اُس میں حکومت علم کی

۱۲ آرزو و تدبیر و کوشش بیقراری اور اُمنگ | شوق کی جذبہ میں وہ کھلاتی ہیں اپنا اگر و ہنگ

۱۳ کاہلی و بیوقوفی حسرت و دیوانگی | جہل کی شدت سے پیدایش ہے ان جذبات کی

۱۴ جسم کو جو ترک کر دیتے ہیں فرطِ علم میں | عارفونکی منزلِ کمیاب ملتی ہے انہیں

خانۂ عامل میں پیدائش ہی اُلفت کا مآل	۱۵	جہل کے غلبہ میں رحلت کا نتیجہ ہی زوال
نیک اعمالی کا ثمرہ روشنیٔ طبع ہے	۱۶	رنج کا باعث معیشت جہل کا بد وضع ہی
علم کا میوہ ہی دانش شوق کا حرص و ہوا	۱۷	تیرگی مستی و غفلت ہیں ضمیمہ جہل کا
منزلِ عرفان ہی بالا جائے طاعت درمیان	۱۸	جہل و بدکاری کی درجہ میں ہی ذلّت اور زیاں
جسکی نظروں میں ہی کُل مخلوق اعجازِ صفات	۱۹	ذات سب سے بی نیاز اُسکو میں دیتا ہوں نجات
ضعف و بیماری و مرگ و زیست سی ہو کر رہا	۲۰	تارکِ اوصاف کے حصّہ میں ہی آبِ بقا

ارجُن

تارکِ لدّنیا کا کیسا طرز اور اخلاق ہے	۲۱	کس طرح اُسکا حسابِ زندگی بیباق ہی

شری بھگوان

علم و شوق و جہل کے حملوں سے جو ڈرتا نہیں	۲۲	اور اِن سب کی جُدائی کا الم کرتا نہیں
گردشِ عالم میں جس کو ہی سکونِ دائمی	۲۳	جو صفاتی دَور سے جنبش نہیں کھاتا کبھی
راحت و ایذا میں جسکی عقل رہتی ہی بجا بے تعلّق ہی جو اپنی ہجو اور تعریف سے	۲۴	جسکی نظروں میں ہی یکساں آہن و سنگ و طلا ایک سی ہی کامیابی اور ناکامی جسے
پاک ہی جو یار و دشمن عزت و توہین سی	۲۵	تارکِ فعل و صفت اُسکو سمجھنا چاہیے
عشقِ صادق سی جو مجھپر جان کرتی ہیں نثار	۲۶	اُنکی حق تک ہی رسائی قلزمِ باطل کے پار
ظلمتِ ہر دو جہاں میں مجھکو سمجھو مہرِ نور	۲۷	مخزنِ قانونِ قدرت۔ منبعِ فیضِ سُرور

پندرھوین ادھیا

دربیانِ اشراق ؏

شری بھگوان

اونچی جڑ نیچے تنہ کا اِک شجر ہی بے زیاں	۱	جس کے پتّے وید ہیں اور جسکا واقف ویدداں
جسکے ہر سو شاخ و غنچہ ہیں خواص اور لذّتیں	۲	حلقۂ دامِ عمل ہیں جسکی آویزاں جڑیں
سمت و صورت اوّل و آخر نہیں آتے نظر	۳	تیشۂ عرفاں سے اُسکی سخت جڑ کو کاٹکر
طالب اُس منزل کو ڈھونڈے جسمیں دائم ہی قیام	۴	وصل ہو اُس اصل میں ہی فرع کا جس سے نظام
جسکا دِل ہی خودنمائی جہل و اُلفت سی بَری	۵	شوقِ باطل چھوڑکر جسکی لگن حق سی لگی
دُور ہوجاتا ہی جب تکلیف و راحت کا خیال		ایسے دانشور کو مِلتا ہے مقامِ لازوال
آتش و شمس و قمر کی روشنی اُسجا نہیں	۶	جو میری منزل پہ پہنچا وہ کبھی لوٹا نہیں
ایک ذرّہ میری ہستی کا ہی جانداروں کی جاں	۷	مِری قُدرت ہے حواسِ خمسۂ و دل سے عیاں
قالبوں سے روح جب ہوتی ہی واصل یا جُدا	۸	ساتھ لیجاتی ہے اپنے جیسے نکہت کو صبا
گوش و چشم و لمس و بینی و زباں کی قوّتیں	۹	دِل کی حرکت سی وہ لیتی ہی نفس کی لذّتیں
آمد و شد و درک و معقولات سے اِس روح کی	۱۰	باخبر مردِ ذکی ہے بے خبر مردِ غبی
اہلِ دِل کوشش سے اپنے دلمیں پاتے ہیں اُسے	۱۱	شاغلانِ بیخبر محروم ہیں دیدار سے

مہرِ عالمتاب اِک جلوہ ہے میرے نور کا	۱۲	ماہ میں اور شعلۂ آتش میں ہی میری ضیا
میری طاقت سے جمادات طبق کا ہی قیام	۱۳	عرقِ نکہ ہے نباتاتی طراوت میرا کام
جسمِ حیوانی میں رہتا ہوں حرارت کیطرح	۱۴	ہضم کرتا ہوں غذا معدے کی قوت کیطرح
سب کے باطن میں ہی مجھ سے عقل و سہو و حافظہ	۱۵	میں ہی ہوں تثلیثِ علمی اور اُس کا خاتمہ
ہستیٔ عالم کی دو شکلیں ہیں حادث اور قدیم	۱۶	ہے فنا سب کو مگر باقی ہے اک روحِ علیم
نورِ حق ہے بے لوث ہے اِن دونوں مفروضات سے	۱۷	قادرِ مطلق وہی ہے اپنے مقبوضات سے
فانی و باقی کی معلومات سے بالا ہے نہیں	۱۸	اسلئے دیر و حرم میں پاک اور یکتا ہو نہیں
میری ہستی تک ہوا جن اہلِ دانش کا گذار	۱۹	علم اُنکا ہے مکمل وہ ہیں میرے جان نثار
میں نے اب تجھکو بتائے ہیں جو اسرارِ ازل	۲۰	اُن کو وہ جن جان لے علم و عمل کا ماحصل

سولھویں ادھیا

دربیانِ اخلاق

شوقِ ذکر و فکر، یکسوئی، صفائے باطنی	۱	زہد و ضبط و فیضِ تعلیم و ریاض و سادگی
صبر سچائی بھی خواہی رضا ترکِ خودی	۲	رحم استغنا سکون حلم و حیا سنجیدگی
ہمت و صلح و شرافت شان و عفو و انکسار	۳	نیک انسانوں کے یہ اوصاف ہیں اے نامدار
مکر غصہ خود پسندی جہل بیرحمی غرور	۴	ایسی خصلت کا بُرے لوگوں میں ہوتا ہے ظہور

مغفرت کی راہ نیکی ہے مذلّت کی بدی	۵	شکر کر اے جن کہ نیکو نمیں ہے پیدایش تری
آدمی دنیا میں ہیں نیک اور بد دو قسم کے	۶	اُنکی کیفیت سُنائی اب انہیں بھی جان لے
مردمانِ بد نہیں پہچانتے امر و نہی	۷	اُنکے دل سے دُور رہتے ہیں صفا و راستی
وہ بتاتے ہیں کہ کوئی صانعِ عالم نہیں	۸	صنعتِ کون و مکاں بے بود ہی قایم نہیں
امتزاجِ مادّی سے جملہ پیدایش ہوئی		علّت و معلول سے قسموں میں افزایش ہوئی
دشمنِ ایمان و جاں ہیں جنکا ایسا ہی خیال	۹	ایسے بد باطن سیہ قلبی سے پاتے ہیں زوال
ہو کے وہ مادہ منی مکر و تکبّر کے غلام	۱۰	جہل کے ناپاک جذبوں سے لیا کرتے ہیں کام
مرتے دم تک فکرِ بے معنی میں رہکر مبتلا	۱۱	حظِّ نفسانی سے پُر کرتے ہیں کاسہ عمر کا
صید ہو کر دام میں وہ شوقِ محسوسات کے	۱۲	پھڑپھڑاتے ہیں پر اُنکو دانہ زر کے لئے
ہو چکا یہ کام اب وہ کام کرنا ہے ہمیں	۱۳	اپنی دولت ہو گی آئندہ بھی اپنے ہاتھ میں
ہم حریفوں کو نہ چھوڑینگے کرینگے پائمال	۱۴	ہمکو حاصل ہے حکومت عیش طاقت اور کمال
سب سے اعلیٰ ہی ہمارا مرتبہ اور خانداں	۱۵	زر کا سارا کھیل ہے یہ جنکے دلمیں ہے گماں
نفس کے قابو میں جنکا قلبِ مضطر آگیا	۱۶	اُنکو ملتی ہے جہنّم میں معیشت کی سزا
سنگدل مغرور اور مدہوش مال و جاہ سے	۱۷	پارسائی کا جو دم بھرتے ہیں شُہرت کیلئے
عُجب و جوشِ نوجوانی جنکے دلمیں ہے بھرا	۱۸	شوق غصّہ اور نخوت نے جنہیں اندھا کیا

اپنی لاعلمی سے جو آزار دیتے ہیں مجھے	.	سارا عالم میری صورت ہی نہیں پہچانتے
ایسے موذی بدچلن ظالم ذلیل اشخاص کا	۱۹	نسلِ شیطانی میں کرتا ہوں تنزل بار بار
جسم لیکر جو نہیں کرتے ترقی زینہار	۲۰	مجھکو وہ پاتے نہیں دنیا میں ہو جاتے ہیں خوار
حرص خواہش اور غضب دوزخ کے دروازے ہیں تین	۲۱	اُنسے اپنا دل ہٹا دہ دلکو بچاتے ہیں جھین
جہل و بدکاری کے اُلٹے راستونکو چھوڑ کر	۲۲	منزلِ مقصود تک ہوتا ہے نیکوں کا گذر
گر گیا اخلاق کی معیار سے جن کا خیال	۲۳	اُنکی قسمت میں نہیں عرفان راحت اور وصال
اے دلاور عقل سے پہچان لے امر و نہی	۲۴	پیروی واجب ہے تجھکو شرع کے احکام کی

سترہویں ادھیا دربیانِ اعتقاد

سوالِ ارجن

جو ارادت کیش حکم شرع سے ہے منحرف	۱	شوق و علم و جہل میں کس صفت سے ہے متصف

جوابِ شری بھگوان

یہ سمجھ ارجن کہ انساں میں سہ گانہ اعتقاد	۲	شوق و علم و جہل کی ترکیب سے ہے طبع زاد
قابلیت کے برابر فکر ہے ہر شخص کا	۳	فکر جزو بشریت ہے فکر سے انساں بنا
دیوتاؤنکی پرستش ہے طریق عالماں دیدہ دانش پہ جنکے جہل کا پردہ پڑا	۴	راکشس اور یکش کی پوجا ہے طرز عاملاں بھوت جتنے پھرتے ہیں بھوت اور پریت کو جو سمجھا

جنکے ایذا دہ مشاغل شرع میں معیوب ہیں	۵	مگر نخوت حرص اور خواہش سے جو مغلوب ہیں
وہ مجھے آزار پہنچاتے ہیں اپنے قلب میں	۶	جسم کو تکلیف دیکر جان لے شیطان ہیں
ہیں سہ گانہ زہد و اعمال و سخاوت اور غذا	۷	اب بتاتا ہوں کہ کن کو شوق ہے کس قسم کا
جسکی خاصیت ہی ایزادی نسل و زندگی جسکو کہتے ہیں مقوّی و مفرّح سرد و تر	۸	تندرستی زورِ جسمانی طمانیت خوشی عقلمند ونکو بہت مرغوب ہے وہ ماحضر
جو غذا ہو گرم کھٹّی خشک کڑوی چرپری نقصِ صحت رنج اور تکلیف ہو جسکا اثر	۹	جسمیں ہو سوزش کی خاصیّت نمک کی زیادتی رال ٹپکاتے ہیں دنیادار اسکی چاٹ پر
جھوٹی بدبودار باسی بدمزہ ناخوردنی	۱۰	ایسا کھانا شوق سے کھاتے ہیں جاہل آدمی
فرض کی تکمیل بے بیم و رجا باقاعدہ	۱۱	جان لے ارجن کہ ہے اہلِ خرد کا مشغلہ
جو کیا جاتا ہی چالاکی سے مطلب کے لئے	۱۲	اہلِ دنیا کا عمل اسکو سمجھنا چاہیے
بے تواضع بے قرات بی شوق اور بیقاعدہ	۱۳	بے درم اعمال میں احمق کو حاصل ہی مزہ
دیوتا برہمن گرو اور پنڈت تونکو پوجنا حالت تجرید میں رہنا مظالم سے بری	۱۴	خوب پاک و صاف رکھنا اپنے کل اعصاب کا میں نے ارجن زہدِ جسمانی کی یہ تفسیر کی
راست شیریں مصلحت آمیز و پاکیزہ کلام	۱۵	نیز علمی گفتگو زہدِ زبانی ہے تمام
تزکیہ ... ذات اطمینان خاموشی سرور	۱۶	اور صفائے باطنی ہیں زہدِ قلبی کا ظہور

جذب کامل ہو نتیجہ کی غرض جسمیں نہو	۱۷	فوقیت دیتے ہیں دانشمند ایسے زہد کو
جسکا مقصد ہو نمایش عزت و نام آوری	۱۸	بے حقیقت اور باطل ہے وہ زہدِ دنیوی
احمقوں کے زہد کی پہچان ہے دیوانگی	۱۹	خود کو تکلیفات دیگر غیر کی ایذا دہی
فرضِ منصب جانکر خواہش صلہ کی چھوڑ کر	۲۰	واجب موزون جگہ پر اور مناسب وقت پر
مستحق اشخاص کو خیرات دیتا ہے جو زر		عارفانہ ہے سخاوت کیطرف اسکی نظر
جسمیں ہو دل کی لگن یا آرزو پاداش کی	۲۱	یا بمجبوری ہو جو خیرات ہے وہ دنیوی
جسکے کرنیمیں نہو وقت اور موقع کا خیال	۲۲	جس سے پورا ہو کسی بد وضع انسان کا سوال
جسپہ ہوتا ہو عمل توہین اور تضحیک سے		ایسی بخشش کا تعلق ہے دلِ تاریک سے
اوم تت ست ذاتِ واحد کا سہ لفظی نام ہے	۲۳	علم و شوق و فعل کی تعبیر اس کا کام ہے
جس گھڑی ہو زہد و خیرات و عمل کی ابتدا	۲۴	اوم کہتے ہیں خلوص دل سے اربابِ صفا
طالبانِ عاقبت ہو کر بری امید سے	۲۵	ایسے کاموں کو شروع کرتے ہیں تت کہتے ہوے
اے دلاور لفظِ ست ہے مرکزِ صدق و صفا	۲۶	عالمِ فانی میں ساری نیکیوں کا رہنما
زہد خیرات و عمل کی با ارادت پیروی	۲۷	عالمِ باطل میں ہے تعمیل حق کے حکم کی
زہد و خیرات و پرستش اور نیک اعمال کو	۲۸	جنمیں عامل کا عقیدہ راسخ و کامل نہو
ذی خرد منسوب کرتے ہیں است کی لفظ سے		اور وہ بے سود ہیں دنیا و عقبیٰ کے لیے

اٹھارویں ادھیا در بیانِ رستگاری

سوالِ ارجن

ترک و ترکِ ترک کے معنی عیاں فرمایئے	۱	مجھسے اِن دونوں منازل کا بیاں فرمایئے

جوابِ سِری بھگوان

فاعلیت کا مِٹانا تارکوں کی راہ ہے	۲	اجر سے دلکو ہٹانا سالکوں کی راہ ہے
بعض کہتے ہیں کہ سب اعمال ہیں علمی حجاب زہد و خیرات اور نیکی کو فرایض جانکر	۳	اِسلئے واجب ہے پندارِ خودی سے اجتناب بعض عارف زور دیتے ہیں ادائے فرض پر
راہِ سالک ہے مرے نزدیک اِن دونوں میں فرد	۴	اُسکی تقسیمِ سہ گانہ صاف ہے اے نیکمرد
زہد و تقوی بخشش و اعمالِ نیک بے ریا اِسلئے اُنکا نکرنا ہے سراسر ناروا	۵	عاملوں کے قلب کو دیتے ہیں نورانی صفا بلکہ دانائی سے کرنا فرض ہے انسان کا
دور کرکے ثمرۂ اعمال کا شوقِ دلی	۶	فرض کی تکمیل ہے میری سمجھ میں لازمی
نامناسب ہے ادائے فرض سے منہ موڑنا	۷	فعلِ لاحاصل ہے نادانی سے اُسکا چھوڑنا
تارک الدنیا ہے جو آسایشِ تن کیلئے	۸	ترک بالعوض سے کچھ حاصل نہیں ہوگا اُسے
فعل اور اُسکے نتایج سے تعلق توڑکر	۹	فرض کی تکمیل اصلی ترک ہے اے نامور
[illegible] روشن ضمیر و بایقین	۱۰	نیک و بد سے دوستی اور دشمنی رکھتا نہیں

کون ہو سکتا ہے دنیا کے مشاغل سے بری	۱۱	چھوڑ دی خواہش صلہ کی جسنے تارک ہے وہی
نیک۔ بد اور نیک و بد ان تین قسموں کا ثمر	۱۲	ماسوائے عارفاں ہے لوحِ تقدیرِ بشر
اے دھننجے پانچ باعث ہیں صدورِ فعل کے	۱۳	لازمی جنکو بتایا علمِ معقولات نے
اِمتزاجِ مادّی و انفرادِ عُنصری	۱۴	اختلافِ ظرف و آگہ نیز پندارِ خودی
دل زبان و تن سے جن فعلوں کا ہوتا ہے ظہور	۱۵	خواہ نیک و خواہ بد۔ یہ اُنکے باعث ہیں ضرور
ذات کو فاعل جو کم فہمی سے دیتا ہے قرار	۱۶	ایسے مردِ تیرہ دِل کا احمقوں میں ہے شمار
شخصیت کو ترک کر دیتا ہے جو روشن ضمیر	۱۷	باوجودِ صورتِ دُنیا نہیں اُسمیں اسیر
علم کی تثلیث سے افعال پاتے ہیں ظہور	۱۸	فعل کی تثلیث میں محدود ہے اُنکا صدور
عامل و علم و عمل تینوں کی تین اقسام کا	۱۹	مجھسے سن اب تذکرہ جو شاستر نے لکھدیا
کثرتِ عالم میں جس سے وحدتِ حق ہو عیاں	۲۰	قلبِ صافی میں رہا کرتا ہے وہ سرِّ نہاں
جسم و جاں دونو کی کثرت ہو عیاں جس علم سے	۲۱	اُسکا مخزن قلبِ مُضطر کو سمجھنا چاہیے
جزو میں کل کو مقیّد مان لینا بے دلیل	۲۲	خاصہ اُس علم کا ہے جو ہے ناچیز و ذلیل
دور کر کے دِل سے پندار و ریا بیم و رجا	۲۳	فرضِ انسانی ادا کرنا ہے اعلیٰ مشغلہ
جس کی خاطر خود غرض اور آرزومند آدمی	۲۴	شوق سے کرتے ہیں محنت ہے وہ کارِ دُنیوی
جس سے پیدا ہو خرابی۔ زعم ایذا یا زیاں	۲۵	ایسا اونیٰ کام کرنا ہے طریقِ جاہلاں

مردمِ بافیض اپنا فرض کرتا ہے ادا	۲۶	ہو کے بے بیم و رجا اور وقفِ تسلیم و رضا
دنیوی عامل ہے کم ہیں و غرضمند آدمی	۲۷	بیحیا حاسد حریص اور تابعِ رنج و خوشی
عامل ادنیٰ ہے جاہل بد تمیز و بے ہنر	۲۸	سست رو فی شکل ضدی شر پسند و کینہ ور
عقل و استقلال کے تینوں مدارج کا بیاں	۲۹	حسبِ تقسیمِ صفاتی مجھ سے سُن اے مہرباں
آشکارا جس سے ہوں قید و نجات امر و نہی	۳۰	وصل و ہجراں ترک و اخذ اعلیٰ ہے وہ فرزانگی
حق و باطل نیک و بد کو جو نہیں پہچانتی	۳۱	درجۂ اوسط کی کہلاتی ہے وہ دانشوری
حق کو باطل جاننا جھوٹے کو سچا ماننا	۳۲	خاصہ ہے اے دلاور سب سے کمتر عقل کا
ضبطِ دل ضبطِ نفس ضبطِ حواسِ ظاہری	۳۳	ہیں یہ اعلیٰ برکتیں لاجنب استقلال کی
باغرض ہے وہ ارادت جس سے کوئی خود پسند	۳۴	دین و دنیا عیش و عشرت کیلئے ہو کار بند
خوف و خطرہ رنج و کلفت غفلت و بیہودگی	۳۵	رات دن انکی غلامی ہے دلیلِ بزدلی
تجھکو آرام سہ گانہ کا سناؤں تذکرہ	۳۶	شغل سے ہوتا ہی جسمیں کاہشوں کا خاتمہ
جو شروع میں زہر سا ہو آخرش آبِ حیات	۳۷	سب سے درجہ میں بڑا ہے وہ سرورِ علمِ ذات
نفس کو محسوس ہو اوّل جو آبِ زندگی	۳۸	آخرت میں سمِ قاتل ہے وہ لطفِ دنیوی
عیش و عشرت خواب و خور بیدانشی و کاہلی	۳۹	جس سے پیدا ہوں وہ آسایش ہے ادنیٰ قسم کی
گو وہ ہے ادنیٰ نما اور عالمِ ملکوت میں	۴۰	جلوہ گر جسمیں نہیں تینوں صفاتی قوتیں

برہمن چھتری و ویش و شُدر کے افعالمیں	۴۱	قاعدہ سے رُونما ہیں مختلف خاصیّتیں
ضبطِ نفس و دل صفا و زہد صدق و انکسار	۴۲	علم ظاہر عشقِ باطن ہی برہمن کا شعار
شان استقلال بیخوفی شجاعت زیرکی	۴۳	فیض اور فرمانروائی ہیں صفاتِ چھتری
گلّہ بانی کھیتی اور بیوپار ہے ویشیونکا فرض	۴۴	خدمت و فرمانبری ان سبکی ہی شدّرونکا فرض
سب کو ملتا ہی اداے فرض سے اوجِ کمال	۴۵	جس طریقیت کی بموجب میں سُناتا ہوں وہ حال
جس سے پیدائیش ہی سبکی سب میں ہے جسکا جمال	۴۶	اُسکی طاعت کی بجالانیمیں ہے کسبِ کمال
کار بیجا پر اداے فرض کو ہے برتری	۴۷	پیرویِ احکامِ قدرت ہی گناہو نسے بری
فرض گو ادنیٰ ہو۔ ناواجب ہی اُسکا چھوڑنا	۴۸	لازم و ملزوم ہیں نار و دُخاں فعل و جزا
بے طمع روشندل و آزادہ رو ہے جو بشر	۴۹	جاگزیں ہوتا ہی ترکِ ترک کی معراج پر
ذات میں ہوتا ہے جس سے مردِ کامل کا وصال	۵۰	مجملاً اُس علمِ حق کا اب بیان کرتا ہوں حال
عقل کو دیکر جلا کوشش سے دلکو تھام کر	۵۱	شوق و نفرت چھوڑکر قادر رہے جو احساس پر
جسکا شیوہ یادِ حق ہی دل زبان و جسم سے	۵۲	اعتدال و سادگی وجہ مسرت ہیں جسے
زُعم انانیت تکبّر حرص غصہ خواہشات	۵۳	دُور ہوتے ہی سکوں میں اُسکو ملتی ہی نجات
دُور ہوں جس قلب سے واہم خودی بیم و رجا	۵۴	غیریت سے پاک مسکن ہی وہ میرے عشق کا
جذبِ کامل سے ہو جب پیشِ نظر میرا جمال	۵۵	عشق کردیتا ہی مجھ میں میرے غائب کا [illegible]

میرا بندہ کاروبارِ دُنیوی کرتا ہوا	۵۶	میری رحمت سی ہی رہ دہرو منزلِ جاوید کا
عشق و عرفاں کی وسیلہ سے تمام افعال کا	۵۷	ذمّہ ور مجھکو بنا کر مجھ میں اپنا دل لگا
اُس بشر کی دِل سے جو میرا تصوّر باندھ لے	۵۸	مُشکلات آسان ہو جائینگی میرے فضل سے
گر تو میری اِس نصیحت پر نہو گا کاربند		اپنی نخوت سے فنا ہو جائیگا ای ہوشمند
تُو نہیں لڑنیکا ایسا عزمِ باطل چھوڑ دے	۵۹	خاصہ تیری طبیعت کا لڑائیگا تجھے
تیری ناقص فہم کو جو فعل نا منظور ہے	۶۰	اُسکے کرنیکے لئے قُدرت سی تو مجبور ہے
قادرِ مطلق ہے کل جسمونکے اندر جلوہ گر	۶۱	سب کو حکمت سی پھراتا ہی صفاتی چرخ پر
اے دلا ہر نفس میں لے اُسی کا آسرا	۶۲	مرکزِ تسکین و استغنا تجھے ملجائے گا
آشکارا کر دیے میں نے جو اسرارِ خفی	۶۳	اُنسے واقف ہو کے اب کر جیسی مرضی ہو تری
اے عزیزِ من تری مشکل کشائی کے لئے	۶۴	رازِ سربستہ مکرّر کہہ سناتا ہوں تجھے
میری خاطر کر ریاضت مجھمیں اپنا دل لگا	۶۵	میرے پیارے مجھکو دے تعظیم مجھ پر ہو فدا
تجھسے میں کرتا ہوں وعدہ اِسکو سچّا جان لے		بہرہ ور ہوگا تو آخرکار میرے فضل سے
نقشِ ہستی کو مٹا دے سایۂ رحمت میں آ	۶۶	بخشدونگا تجھکو میرے قول پر ایمان لا
[illegible] ہو وایماں شوق و دانش سی نہو جو بہرہ ور	۶۷	ناروا ہے اِنکشافِ راز ایسے شخص پر
[illegible] طالب کو رموزِ عشق جو بتلائیگا	۶۸	میرے صادق عشق سے بیشک مجھی کو پائیگا

مجھسے بڑھکر حدِ امکاں میں نہیں آسکا عزیز	۶۹	اُس سے بڑھکر نوعِ انساں میں نہیں میرا عزیز
میری اِس معجز بیانی کو پڑھیگا جو بشر	۷۰	بخشنہ ونگا میں اُسے علمی ریاضت کا ثمر
شوق سے اِس مخزنِ اسرار کو جس نے سُنا	۷۱	عالمِ قدسی کو وہ آزاد ہو کر جائے گا
کیا میری تقریر گوشِ ہوش سے تو نے سُنی	۷۲	ہٹ گیا کیا تیرے دل سے پردۂ وہمِ خودی

ارجن

آپ کی برکت سے میری عقل روشن ہو گئی مجھکو اطمینان و استقلال حاصل ہو گیا	۷۳	میں نے کامل طور پر اپنی حقیقت جان لی سب بے تامل آپکا ارشاد لاؤنگا بجا

قول سنجے

قابلِ تعظیم کُنتی کے پسر اور کرشن کی	۷۴	یہ عجیب و رُوح افزا گفتگو میں نے سُنی
جس حقیقت کو دکھایا اِک نظر میں کرشن نے	۷۵	منکشف مجھپر ہوئی وہ دیاس کے فیضان سے
ایسی اعلیٰ گفتگو پر پانڈو اور کرشن کی	۷۶	غور کرنے سے مجھے ہر بار ہوتی ہے خوشی
کرشن کے اُس جلوۂ کثرت نما کی یاد سے	۷۷	دمبدم ہوتی ہے فرحت اور حیرانی مجھے
با کرامت کرشن و تیر انداز ارجن ہیں جہاں	۷۸	بالیقین اقبال و دولت عدل و نصرت ہیں وہاں

تمام شد

کتبہ عبدالقدیر جلبیسری عفی عنہ

شری مد بھگوت گیتا کے اِس منظوم ترجمہ کے متعلق چند معزز اصحاب نے اپنے خیالات بذریعۂ اخبار اور خطوط کے مؤلف پر ظاہر فرماتے ہیں جو کہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں یقین ہی کہ ناظرین باتمکین کو انکا معلوم کرنا لُطف

سے خالی نہوگا

(۱) اڈیٹر پرچہ ہندوستان - مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء

خوش خبری نمبر ۲ - دِل چاہتا ہے کہ ناظرینِ ہندوستان کو آج ہم صرف ایک ہی فرد شُنا کر خاموش نہو رہیں بلکہ پے درپے کئی خوش خبریاں دینا چاہتے ہیں روزانہ دیپک کے اجرای کے علاوہ ہم نے ایک بے نظیر علمی ضیافت کا سامان بھی تیار کیا ہے یعنی وہ قیمتی خزانے جن پر اُردو زبان کا لٹریچر ہمیشہ فخر کریگا کوڑیوں کے مول نذر ناظرین باتمکین کرینگے یہ کتابیں وہ نہیں جن کو آپ ایکبار پڑھ کر پھینک دیں بلکہ حرز جان بنانے کے قابل علمی تحفہ ہیں جتنی مرتبہ آپ اُن پر وچار کرینگے اتنی ہی خیالات میں بلندی اور آتما کو آنند حاصل ہوگا منجملہ اُنکے ایک گیتا منظوم ہی گیتا کے بیشمار ترجمے اور صدہا ٹیکائیں شایع ہو چکی ہیں علامہ فیضی فیاضی نے اِسکو فارسی نظم کی لڑیوں میں بھی پرویا ہی مگر یہ اُردو منظوم گیتا اپنی آپ ہی نظیر ہے جو شریان پنڈت دینا ناتھ صاحب بی۔ اے مدن دہلوی کی تصنیف لطیف ہی - اِس نظم میں خوبی یہ ہی کہ ہر ایک اشلوک کا بالکل صحیح ترجمہ ہی حشو و زوایدسے پاک ہی ایک لفظ بھی زاید استعمال نہیں کیا گیا فاضل مصنف رائے بہادر پنڈت جانکی ناتھ جی مدن مرحوم کے فرزند ہیں جو دریائے معرفت کے شناور یکتا تھے اور جنھوں نے شری مد بھگوت گیتا کی اُردو ٹیکا بھی کی ہی جو مقبولِ خاص و عام ہو چکی ہے اور جسکے متعدد ایڈیشن شایع ہو چکے ہیں -

(۲) اڈیٹر سناتن دھرم پرکاش فیروزپور شہر۔ پرچہ دسمبر ۱۴ء

عشق حقیقی یعنی شری بھگوت گیتاجی کی بارھویں ادھیائے بھگتی یوگ کا اردو اشعار میں ترجمہ شری مان مانیہ ور پنڈت دینا ناتھ صاحب مدن بی۔ اے معجز دہلوی نے بموقعہ سالانہ جلسہ شری سناتن دھرم سبھا ملتان چھاونی یکم نومبر ۱۹۱۴ء کو پڑھا تھا اس نظم میں خاص خوبی یہ ہے کہ اس کے اشعار کا وزن اور بحر وہی ہے جو اصل گیتا کے اشلوکوں کا ہے۔ یہ خوبی آجتک ہم نے کسی اردو گیتا کے منظوم ترجمہ میں نہیں دیکھی۔

(۳) از جناب ٹھاکر بلدیو سنگھ صاحب ٹیکہ ریاست گلیر ضلع کانگڑہ
مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۱۴ء از گلیر

مانیہ ور پنڈت دینا ناتھ صاحب زاد کرمہٗ۔ بعد پرنام و آداب عرض ہے کہ کل مجھے جناب کی از حد عنایت "مخزن اسرار" کے ملنے سے اسقدر خوشی ہوئی کہ قابل بیان نہیں ہے "مخزن اسرار" واقعی यथा नामस्तथा गुण: ہے یہ پستک روزانہ میرے مطالعہ میں رہیگی جس سے آیندہ کے واسطے ثواب نیز جناب کی یادگار دونو کام ہو جائیں گے مگر اسقدر عرض ضرور ہے کہ باقی گیارہ ادھیا کو بھی جس طرح ہو سکے تیار کریں تاکہ مکمل پاٹ ہو سکے۔

(۴) از جناب دیوان لشنداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
چینی گوٹ ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء

مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے عطیہ کے لئے بدل مشکور ہوں میں اس روحانی عطیہ کو شوق سے پڑھونگا۔ ابھی تین صفحہ پڑھے ہیں۔ دل خوش ہو گیا۔ نظم دلربا ہے اور مضمون روح افزا یقین ہے کہ آپ اس شوق کو جاری رکھیں گے جس سے لوگوں کو بے انتہا فائدہ پہونچیگا۔

(۵) از جناب پنڈت منموہن ناتھ صاحب کول سابق گورنر کشمیر حال
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفر گڈھ ۱۰ مارچ ۱۹۱۴ء

برادر صاحب مکرم بندہ زاد عنایتہٗ تسلیم۔ ترجمہ بھگوت گیتاجی منظوم مُرسلہ آنجناب پہونچا جناب کی یاد فرمائی کا تہ دل سے مشکور رہوں اور اظہار محبت کا اِس سے جو ہوتا ہی اُس کے شکریہ کے لیئے میرے پاس الفاظ موزوں نہیں ہیں سوائے اِسکے کہ اوس کے لیئے میں محبتاً نہ خیال میں شکریہ ادا کروں۔ ترجمہ منظوم بہت اعلیٰ درجہ کا ہی اور ہر ایک امر جو اصل کتاب میں درج ہے وہ اِس مختصر سے رسالہ میں درج ہی۔

(۶) جناب پنڈت روپ کشن صاحب ہنڈو از مقام کوچین ساحلِ مالابار

۱۸ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء

برادر صاحب۔ تسلیم۔ آپ کا تحفہ "مخزن اسرار" میرے پاس بمقام کوچین متصل ٹراونکور ساحلِ مالابار براہ مدراس اُسوقت پہنچا کہ جب میں سمندر کے کنارے ایک سپاری اور ناریل کے باغیچہ میں تنہا سب سے دُور رنگر اپنے گرو کے قریب تھا۔ آپ کو تحریر نہیں کر سکتا کہ مینے کس قدر خوشی سے اِس نعمت کو منظور کیا۔ اور آجکل میں وہ ۳۲ صفحہ ہر وقت پڑھتا ہوں اور اُس کا مزہ اُس تنہائی میں حاصل کرتا ہوں۔ میری آواز سمندر کے شور میں صرف مجھکو سُنائی دیتی ہے اور ہر ایک مصرع سے سکھہ سنتوش۔ بھاو بھگتی اور آخر کار وشواس حاصل ہوتا ہی۔ آپ نے عرصہ کے بعد مجھکو یاد کیا مگر ایسا تحفہ میرے واسطے عنایت کیا کہ اِس کا شکریہ میں کبھی بھی ادا نہیں کر سکتا۔ شری گرو آپ کی محنت کا آپ کو ثمرہ دے۔ ایسی عام فہم اُردوئے معلیٰ میں بھگوت گیتا کا نظم کرنا آپ کی ہی ہمت کا کام تھا یا یہ خیال فرمائے کہ آپ کے والد بزرگوار کی دعا کا اثر ہے ہر ایک مصرع پُر مضمون ہی آپ نے سات ادھیا کے ۳۰۹ منتر کو نظم فرمایا ہے میرا خیال ہی کہ پڑھنے والے اور سمجھنے والیکے واسطے پُورا پُورا (۳۰۹×۷)=۲۱۶۳ دِن کا کام ہی بشرطیکہ ۶ گھنٹہ روز صرف کرے یعنی (۲۱۶۳÷۳۶۰) یعنی ۶ سال اور ۳ یوم اِس چھوٹے سے رسالہ کے پڑھنے کو چاہئیں تو شاید کچھ سمجھ میں آوے۔

(۷) از جناب پنڈت جگدیش نراین صاحب شوپوری ۔ بی ۔ اے
ہیڈ ماسٹر نوبل سکول الور ۔ تاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۱۴ عیسوی

برادر صاحب کرم گستر زاد عنایتہ ۔ نیاز ۔ بھگوت گیتاجی کا منظوم ترجمہ عنایتی سامی پہونچا۔ جناب کی محبت دلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ مینے اوسے کئی بار پڑھا ۔ ہندوستانی فلسفہ کا عطر ہی

(۸) از جناب پنڈت اقبال کشن صاحب کول عماری دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل
پنجاب لاہور ۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۴ء

برادر صاحب مکرم و معظم ۔ بعد تسلیمات معروض خدمت آنکہ "مخزن اسرار" پہونچا جسکے لئے میں آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں واقعی نہایت نادر کتاب ہی لیکن یہ بھی عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ سات ادھیا کا منظوم ترجمہ کرنے سے آپ کی ذمہ واری بڑھ گئی ہے اور جب تک باقی گیارہ ادھیا کا ترجمہ مکمل ہو کر نہیں چھپتا آپ کی ذمہ واری ایک ذرہ بھی کم نہوگی پس اُمید ہی کہ اس ذمہ واری کو پورا کرنیکی آپ کوشش کر رہے ہونگے ۔

(۹) از جناب پنڈت تربھون ناتھ صاحب (عرف کاٹھجو) ریونیو سیکرٹری
فرمانروائے جاورہ سنٹرل انڈیا ۔ ۸ جنوری ۱۹۱۵ء

برادر صاحب کرم گستر ۔ تسلیم ۔ اب تو آپ کی عنایتی ترجمہ سات ادھیائے شری بھگوت گیتا کا ورد رہتا ہی جس خوبی سے آپ نے دریائے ناپیدا کنار کو کوزہ میں بند کیا ہی اُس سے آپکی لیاقت اور فراست ظاہر ہوتی ہی پرم آتما آپ کو اس احسانِ عظیم کا اِس دنیا میں نیک نتیجہ عطا کریگا اور بالضرور آپ کی خواہشات جو ہونگی پورن کریگا میں کیا لکھوں کہ میرے دل کی کیا کیفیت اِس ترجمہ کو پڑھکر ہوتی ہی اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ جناب مرحوم کی نیک صفاتی کا یہ ادنی ظہور ہی جناب مرحوم کے ترجمہ سے اور تشریح سے کچھ سمجھ میں آتا تھا مگر یہ ترجمہ تو غضب کا موثر ہی میں بار بار آپ کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ دِل دُعا دیتا ہی میں کہوں یا نہ کہوں پوتھی

برہم درشن آگئی ہے خوش قسمتی ہے کہ ایسے صحیفہ جات نیک لوگوں کی عنایت سے تالیف ہوگئے اگر اب بھی اُن سے فائدہ حاصل نہیں کیا جائے حیف کا مقام ہوگا نہایت آرزو کے ساتھ پرارتھنا ہے کہ براہِ کرم اس ترجمہ منظوم کو پورا کیجیے میں کیا عرض کروں آپ کو خود خیال ہوگا جسوقت یہ ترجمہ تکمیل کو پہونچکر طبع ہو براہ مزید عنایت مُکمل ترجمہ کی دس جلدیں ویلو۔ پی ایبل۔ میرے پاس بھجوانے کا انتظام کر دیجیے میں ازبس سپاس گذار ہونگا اور اگر آپ اس امر کی اطلاع مجھکو فرمائیں گے کہ مکمل ترجمہ کب ہو جاویگا تو میری تسکین ہو جاویگی اور ریں انتظار کے زمانہ کو اطمینان سے بسر کرونگا۔ تصدیعہ دہی کو معاف فرمائیگا۔

(۱۰) ازجناب پنڈت بہاری لال صاحب رینہ ساکن رانی کٹرہ لکھنؤ تاریخ ۷ اپریل سنہ ۱۹۱۵ع

بھائی صاحب عزیز من۔ نارائن آپ کو باین یاد فرمائی سلامت وشادر رکھے۔ شریمد بھگوت گیتا کا ترجمہ مرسلہ آپ کا مجھکو ملا۔ حالانکہ میرے پاس تین چار ترجمے اسکے اور بھی موجود ہیں مگر میں عرصہ سے اِس جستجو میں تھا کہ کوئی اُردو منظوم صحیح ترجمہ اس کا کہیں سے دستیاب ہوتا لہذا میں آپ کی اس عنایت کا ازحد ممنون ہوں کہ نارائن نے میری تمنا گھر بیٹھے وبلا مشقت آپ کے ذریعہ پوری کی۔ واقعی آپ نے نہایت عمدہ وبے کم وکاست نہایت سلیس عام فہم اُردو نظم میں ترجمہ کرکے اور پبلک پر بہت بڑا احسان کرکے ثواب دارین حاصل کیا ہے۔ میری رائے میں عام اہل ہنود کو آپ کا مشکور ہوکر اسکی قدر کرنی لازم ہے خاصکر ایسے تاریک زمانے میں جبکہ ہندو مذہب سے عام ناواقفیت اور گمراہی ہورہی ہے ایسے متبرک ترجموں کی ازحد ضرورت ہے امید ہے کہ آپ بقیہ ترجمہ بھی ارسال فرماکر مشکور رکھینگے۔

(۱۱) ازجناب رائے بہادر پنڈت سروپ نارائن صاحب عرف بہادر ڈپٹی کلکٹر ریاست انور تاریخ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۱۵ع

جناب مکرم برادر صاحب تسلیم - آپ نے جو تحفہ مخزن اسرار ارسال فرمایا ہے اُسکے لئے از حد مشکور ہوا - یہ کتاب آپ نے ایسی بنائی ہے کہ اگر یہ کہا جاتے تو صحیح ہے کہ آپنے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے مجھے باقی حصہ کے دیکھنے کی تمنا ہے معلوم نہیں کہ آپ کب اس گیتا کو مکمل کرینگے - اگر نثر میں آپ کے والد صاحب کی لکھی ہوئی گیتا آپ کے پاس موجود ہو تو ایک کاپی ارسال فرمادیں -

(۱۲) از جناب ڈاکٹر محمد اقبال صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور

۲۹ مئی ۱۹۱۵ء

مخدومی جناب ساحر - وشنو پوران اور مخزن اسرار دونوں رسالے مجھے ایسے وقت ملے جب مجھے اُنکی سخت ضرورت تھی - مجھے اُنکے پڑھنے سے نہایت مسرت ہوئی شکریہ قبول فرمائیے اور اپنے بھائی صاحب کی خدمت میں بھی میرا شکریہ پہنچائیے -

(۱۳) از جناب پنڈت کاشتا پرشاد صاحب عرف تنکھیا ڈپٹی کلکٹر پنشنر بجنور ۵ جون ۱۹۱۵ء

برادر صاحب سراپا لطف و کرم سلامت - وشنو پوران و مخزن اسرار موصول ہوئے فی الواقع نہایت دلکش و بے نظیر نسخے ہیں - دیدۂ دل کو منور کرنیوالے ہیں - دونوں کا نادر انداز ہے ایک سحر ہے تو دوسرا اعجاز ہے - زیادہ شکریہ عنایات -

(۱۴) از جناب پنڈت پران کشن صاحب عرف کول پورانی منڈی اجمیر - ۱۲ اگست ۱۹۱۵ء

برادر صاحب مکرم بندہ دام عنایتکم - تسلیم و نیاز - آپ کا رسالہ مخزن اسرار یعنی بھگوت گیتا کا منظوم ترجمہ جو آپ نے برادر عزیز پنڈت کاج بہادر جی صاحب منشی کی خدمتیں ارسال فرمایا ہی میری نظر سے گذرا اور اونہوں نے مجھکو پاٹھ کرنے کے واسطے دیدیا

حقیقت میں دریا کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے اور اِس نادر تحفہ سے ہر روز پرمیشر کا خوب بھجن ہوتا ہے چونکہ آخری چار ادھیائیں ابھی آپ نے عنایت نہیں فرمائی ہیں اسلئے گذارش ہے کہ براہِ مہربانی باقیماندہ چار ادھیا بھی یا سالم ایک جلد اگر مکمل ہوگئی ہو عنایت فرمائی جاوے تاکہ اُس سے پورا فائدہ اور حظ اُٹھایا جاوے۔

(۱۵) از جناب منشی بشیشر پرشاد صاحب المتخلص بہ منوّر محلہ نوبستہ لکھنو - ۴ ستمبر ۱۹۱۵ء

مکرّم بندہ جناب معجز صاحب زاد اعزازہٗ - جے کرشن بھگوان کی - مخزنِ اسرار موصول ہوا - میں آپ کی کرمفرمائی کا تہ دِل سے مشکور ہوں - واقعی آپ نے یہ مذہبی اور مقدس کتاب لکھکر اُردو لٹریچر اور ہندو دنیا پر جسقدر احسان کیا ہے اُسکا شکریہ ادا کرنے کے لئے زبان قاصر ہے - شاعرانہ تصنع - سادگی - بلاغت ہر ایک خوبی نہایت عمدہ پیرایہ میں دکھائی گئی ہے میں نے ابھی چند اوراق پر سرسری نظر ڈالی ہے اِسی اثناء میں اِسقدر مسرت حاصل ہوئی کہ بیان نہیں کر سکتا - ایشور نے چاہا تو اِس کا پاٹ کیا کرونگا - کاش کہ آپ ایسے اُردو علم و ادب کے محسن اور دلدادہ مذہب ہندو دنیا میں نمودار ہو کر جوہر لیاقت دکھائیں مخزنِ اسرار میں اپنے احبّا و اعزّا کو بھی دکھاؤں گا - اُمید کہ بہت جلد اِس کی باقی ادھیاؤں کا نظم ترجمہ دیکھنے میں آئیگا ایشور سے پرارتھنا ہے کہ آپ علمی دنیا میں کامیاب ہو کر ہندوستان کے سرمایۂ ناز اور شاعر ممتاز ہو جائیں

(۱۶) از جناب لالہ ہرداس صاحب نابھوی المتخلص بہ ناظم محلہ دیوانان نابہہ - ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء

ما نیہ ورشریمان پنڈت دینا ناتھ صاحب معجز زاد لطفہٗ - جے دھرم کی - آج صبح کی ڈاک میں جناب کا مُرسلہ پیکٹ ملا - عنایت فرمائی کا تہ دِل سے مشکور ہوں "مخزن اسرار"

خوب غور سے پڑھا۔ جس قابلیت اور لطیف و انیف عبارت میں شریمد بھگوت گیتا جیسی بعید الفہم و دقیق پُستک کا ترجمہ سلک نظم میں پرو دیا ہے وہ جناب ہی کا حصّہ ہے۔ کوئی لفظ نہیں ملتا جو اسکی تعریف و توصیف میں قلمبند کر سکوں۔ کاش موتی موجود ہوتے تو اِسپر نچھاور کئے جاتے اوّل تو نظم کی بندش اور خوبی استعارہ ہی چار چاند لگائے ہوئے ہے اِسپر اسکی چھپائی جس خوبی و خوش اسلوبی سے ہوئی ہے وہ اور بھی سونے میں سہاگہ کا کام کئے دیتی ہے۔ سرو شکتی مان پرماتما آپ کو پورن شکتی دے جو یہ بیش بہا رتن اِس سے بھی بڑھکر آب و تاب میں نکلے اور جلد مکمّل ہو کر شایقین کو پریم رَس پلاوے۔

(16) From Munshi Babu Lal Tehsildar Karchhana U. P. 8th. June 1915.

Would you please allow me to offer my sincere thanks to you for the valuable presents of the metric translation of Shrimad Bhagwadgita and of Vishnu Puran. I went through them both as my first reading and have been much benefitted even by the cursory reading. I am now studying them one by one. I find them heart-elevating and very calm and soothing study.

The remaining portions of them both are in the course of preparation and I will be fortunate enough to have them in due course.—Om shanti, shanti, shanti.

(17) From Lala Daulat Ram Puri B. A. B. T. Second Master, The King George Hindu High School Gujranwala 8th September 1915.

Shrimanji—I thank you from the very core of my heart on the presentation of a copy of the sacred Gita in Urdu verse. The more I peruse it, the more I take relish in it. Its angelic beauty, the retention of the original grandeur and the true ryhme and rythm all make me admire your penmanship and genius. This collection of sacred hymns-nay this Treasure of Divine Secrets in its present form through and through-resounds with praise of and reflects credit on the writer. From the literary standpoint and otherwise you have certainly rendered a yeoman's service to the Hindu community in particular and the world in general. Kindly accept my thanks and hearty congratulations. I will keep this book as a mark of love and good wishes. I should like to have a copy of the remaining four chapters when ready.

I have gone through a good bit of it and find your translation of Bhagwadgita in verse to be concise, to the point and expressive. I congratulate you on the production of this publication. I hope it will be found useful by Urdu-reading public and will be generally appreciated.

---

(13) From Lala Gobind Ram Assistant Accountant General P. W. D. Hyderabad, Deccan, 13th. April 1915.

Many thanks for the Urdu translation of Bhagwadgita so kindly sent by you. I hope I shall derive much benefit by its study. I shall be obliged if you could let me have further parts when printed.

---

(14) From P. Brij Kishan Topa B. A. L. L. B. Kashmiri Mohalla Lucknow, 16th. April 1915.

Please accept my best thanks for a copy of the metric version of the Bhagwadgita in Urdu. I was really much pleased to read it. I should like to have the remaining chapters also. The translation is good and faithful and will I hope prove a boon to the Urdu-reading public who can not enjoy the beauty of the original.

---

(15) From Pandit Lakshmi Narain Mushran Malguzar Narsinghpur, 2nd. June 1915.

It is with deep gratitude and thanks that I beg to acknowledge the receipt of your 'Makhzani Israr' and of Vishnu Puran edited by your venerable brother Pandit Amarnath Madan. Your double acts of genius-of literal translation and then versifying it are quite visible from its perusal. Please accept my congratulations on the success achieved by you in versifying the Divine Song in Urdu. It was a long felt want in this country. I will be very glad to go through them. I take them to be master-pieces of our literature. I beg to pray for the long life of the authors who are endeavouring to revive our forgotten literature and philosophy

you live long to make such useful literary contributions and thus translate the whole gospel of Truth and Divine song of the Lord. I will keep this as a valuable token of love. When the new edition of your versified complete Gita is ready, I should like to have a copy of it or of the remaining eleven chapters.

---

(9) From Lala Behari Lal B. A. E. A. C. Law Magistrate Ist. Class and Civil Judge Jaora, 6th. January 1915.

I have derived very great pleaoure from a perusal of your excellent composition and admire your genius ability and angelic virtues. I should feel most grateful if you be so kind as to supply me with one copy of your golden "Makhzani Israr" at any cost you like. I am very anxious to read it daily and pour blessings on the writer of it.

---

(10) From Lala Behari Lal B. A. E. A. C. Law Magistrate Ist. Class and Civil Judge Jaora, 14th. January 1915.

Very many thanks for your favour of presentation of a copy of the Divine song. Really it is a golden present which I will always remember with feelings of love and gratitude. I congratulate you for such an excellent poetical production unique in its qualities.

---

(11) From Rai Bahadur Pandit Sukh Deo Pershad B. A. C. I. E. Prime Minister Udaipur State Udaipur, 12th. April 1915.

It is very kind of you to present me with a copy of your 'Makhzani Israr'. It is a true and faithful metric version in Urdu of Shri Gita the cream of our Hindu Philosophy. While following both the letter and spirit of the text, you have not sacrificed the purity and lucidity of diction. To you it has been a labour of love. It is a production worthy of a son of the late Rai Bahadur Pandit Jankinath Sahib of beloved memory.

---

(12) From Diwan Daya Kishan Kaul B. A. C. I. E. Revenue Member Alwar State Alwar, 11th April 1915.

I am much obliged to you for the book 'Makhzani Israr' the outcome of your labour and poetic talent which you sent me.

(4) From Lala Tara Chand Kapur B. A. L L. B. Pleader Lyallpur 24th: February 1914.

Thanks for your kind remembrance and the holy present I congratulate you on your giving to the public the thing which was wanted the most. The brief concise and the exact words used by you show that the holy text has not at all been robbed of its original grandeur.

---

(5) From Diwan Gyan Nath Madan B. A. Extra assistant Commissioner Lyallpur. 21st: February 1914.

Many thanks for the "Makhzani Israr" sent by you. It is a very nice composition and the exquisite beauty of the original is not lost in the translation. Really you ought to be congratulated for turning out such a nice little holy manual.

---

(6) From Pandit Nand Lal Tikkoo E. A. C. Jallalabad 8th May 1914.

I acknowledge with thanks the receipt of a copy of "Makhzan Israr" which you have so kindly presented to me. It is a valuable production and I will keep it with me as a token of your good wishes to me.

---

(7) From Rai Sahib Dr: Pandit Bal Kishan Kaul Fellow of Theosophical Society Lahore 6th: March 1914.

I am in receipt of your translation of the Bhagwad Gita in Urdu verse for which accept many thanks.

---

(8) From Pandit Bishen Narain Sahib Raina, President Temperance Society Amritsar 7th: March 1914.

Thank you very much for the lovely present of the versified translation of Bhagwad Gita. Your attempt is laudable and may

Select opinions and Reviews.

Communicated to the compiler in letters acknowledging receipt of the first seven chapters of Bhagwadgita,

Year 1914.

From Rai Bahadur Pandit Shiv Narain Shamim Advocate Chief Court Punjab Lahore 9th March 1914 .

Many thanks for your translation of the first canto of the Gita in Urdu verse. I know it is your old theme and so was it your revered father's. I shall read it carefully and profit by the wisdom contained in that holy book much perverted in these days.

---

(2) From the Honble Dr. Tej Bahadur Sapru M. A. Advocate High Court Allahabad. 5th. March 1914.

It is such a pleasure to receive your metrical version of the Gita. Pray accept my best thanks for it. I am glad you keep up your literary tastes, as for me, I too find some refuge in literature.

---

(3) From Diwan Som Nath Madan B. A. Sub Judge Gurdaspur 10th October 1914.

Please excuse me for being late in acknowledging with thanks Shrimad Bhagwad Gita's poetical translation so kindly sent by you to me. The translation is a fine work and shows the mastery of the poet over the language it has been rendered into.